عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۵

بشارت اسمہٗ احمد کا مصداق کون ؟

قرآن کریم ایک ابدی معجزہ

حج بیت اللہ کی برکتیں اور سعادتیں

کھاریاں کے نواحی چک میں
20 قادیانیوں کا قبول اسلام

خوشی

گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کا قادیانی ڈائریکٹر
کیا حکومت عوام کا امتحان لینا چاہتی ہے ؟

کشمیر میں قبر مسیح کی حقیقت

اپیل

شیزان انٹرنیشنل کے شیئرز کا بائیکاٹ کیجئے۔

تمام مسلمان ممبران، ایجنٹوں اور گاہکوں سے اپیل ہے کہ وہ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ کے شیئرز (SHARES) کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کیونکہ شیزان گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں کے زیر اثر کام کرنیوالی کمپنی ہے۔ اسکی آمدنی کا ایک کثیر حصہ ربوہ جاتا ہے۔ جو اسلام اور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف خرچ ہوتا۔ اس لئے شیزان کا کاروبار کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ یہ کمپنی قادیانیوں کے زیر اثر ہے۔ اگر آپ لوگ اس کمپنی کے حصص (SHARES) کے سودے کریں گے۔ یا لکھیں گے۔ یا آپ ان کے فارم چھپوائیں گے۔ تو ایسا نہ ہو کہ آپ لوگ اپنے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام قرآن، اور پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں برابر کے شریک ہوں۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ چند سکوں کی خاطر دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں یا اپنا مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھتے ہوئے شیزان کے شیئرز کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں۔

سوچئے اور فیصلہ کیجئے

کل قیامت میں آپ اپنا نام محبان رسول کیساتھ لکھوانا چاہتے ہیں یا دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ یقیناً آپ کا فیصلہ یہی ہوگا کہ آپ اپنا نام محبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لکھوانا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں شیزان کے شیئرز کے کاروبار سے بچیں کہیں ایسا نہ ہو چند سکوں کی خاطر آپ دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفوں میں شامل ہو جائیں۔

منجانب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم۔اے۔جناح روڈ کراچی۔ فون نمبر:۔ (۷۱۱۴۷۱)

ہفت روزہ
ختم نبوت
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
KHATME NUBUWWAT

اشاعت ۲۵ ذیقعدہ تا ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ
مطابق ۳۰ جون تا ۶ جولائی ۱۹۸۹ء
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 5

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	اداریہ	۵
۲	قرآن کریم - ابدی معجزہ	۶
۳	معلومات	۷
۴	حج بیت اللہ کی برکتیں	۸
۵	اکابر کا حج	۱۰
۶	اچھی صحت	۱۲
۷	قبر مسیح	۱۵
۸	قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۳

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

زر چندہ
سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۴۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجئے کے لئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
• حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
• مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
• حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
• مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود اوڈ یوسف صاحب ——— برما
• شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
• حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
• حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
• حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
• حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس
برما ——— محمود یوسف

نارتھ امریکہ
○ ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
○ ڈیٹرائٹ ——— میاں محمد
○ مونٹریال ——— آفتاب احمد
○ واشنگٹن ——— کرامت اللہ
○ شکاگو ——— محمد عبدالغنی
○ لاس اینجلس ——— مزمل سید
○ وینکوور ——— جمال عبداللہ
○ ایڈمنٹن ——— عامر رشید

بیرون ملک نمائندے
○ قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ امریکہ ——— چوہدری محمد شریف نکودری
○ دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی ——— قاری وسیف الرحمن
○ سنگاپور ——— سید دبیر حسن بخاری
○ بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی
○ سورینام ——— لے ایکو انصاری
○ برطانیہ ——— محمد اقبال
○ اسپین ——— راجہ حبیب الرحمن
○ ڈنمارک ——— محمد ادریس
○ ناروے ——— میاں اشرف باجوہ
○ افریقہ ——— محمد زبیر افریقی
○ ماریشس ——— محمد الماس احمد
○ ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل نائڈا
○ ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش ——— محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ——— مشتاق الرحمن

پرنٹر و پبلشر عبدالرحمن یعقوب باوا ——— طابع سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: ۱۰۳ سروشہ ہاؤس کراچی نمبر ۳

القرآن

وأمر اهلك ۔ الی آخرہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہیئے۔ (طٰہٰ پارہ نمبر ۱۶)

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ (تحریم ۲۸ پ)

الحدیث

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی نے زکوٰۃ کی کھجوروں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کے طور پر "کخ کخ" کے کلمات فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اس کو پھینک دو کیا تم نہیں جانتے ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک اور روایت میں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ کا مال حلال نہیں ہے۔

فرمودات شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ

- ہم کو اپنے اعمال اور عقائد کے پیچھے پڑھنا چاہیئے۔ جو حکیم حاذق رسول علیہ السلام اور کتاب اللہ نے بتلائے ہیں اور نجات کو ان پر موقوف قرار دیا ہے
- انسان کا اطلاق فقط کبھی جسم انسانی پر آتا ہے جیسے ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين اور کبھی فقط روح پر آتا ہے۔ جیسے حدیث خلقهم للابد میں اور کبھی دونوں کے مجموعے پر جیسے خلقنا الانسان فی احسن تقویم میں عہد الست میں بھی ذریت انسانی سے مراد روح ہی ہے۔
- اتباع سنت اور احیائے سنت میں کوشاں ہوں۔ جس قدر بھی ممکن ہو اپنے آپ کو ذکر کا عادی بنائیں روزانہ مغرب یا عشاء کے بعد سورۃ مزمل گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور جب فاتخذہ وکیلا پر پہونچا کریں تو ۱۱ مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھا کریں۔ انشاء اللہ تنگ دستی دفع ہو جائے گی۔ یہ عمل دائمی ہونا چاہیئے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

قریہ قریہ عالم عالم
سج گئی ہے آنے سے جن کے
کون ہے ایسا محسن اعظم

سہرا یا توحید کا پرچم
سارے جہاں کی زلف برہم
صلی اللہ علیہ وسلم!

گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کا قادیانی ڈائریکٹر
کیا حکومت عوام کا امتحان لینا چاہتی ہے؟

پیپلز پارٹی کی حکومت نے پیپلز ورکس پروگرام کے نام سے ہر صوبہ بلکہ ہر ضلع میں پروگرام شروع کیا ہے۔ سیاسی حلقوں خصوصاً اپوزیشن جماعتوں کا اس پروگرام کے بارے میں یہ خیال ہے کہ اس طرح ملک و قوم کا کروڑوں روپیہ غلط ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے جو امیدوار گذشتہ الیکشن میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ان پر نوازشات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔

پیپلز ورکس پروگرام ملک کے لئے مفید ہے یا نہیں، اس پروگرام کے بارے میں اپوزیشن کا نقطۂ نظر صحیح ہے یا غلط، ہم اس سلسلہ میں اظہار خیال کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ نہ ہم سیاسی ہیں۔ اور نہ ہمارے عزائم سیاسی ہیں۔ البتہ اگر حکومت یا اپوزیشن دونوں میں سے کوئی بھی قادیانیت نوازی کا ثبوت دے گی۔ ہم اس کا سختی سے نوٹس لیں گے۔ اور عوام کو خبردار کریں گے کہ ملک میں فلاں حلقے کی طرف سے قادیانیت نوازی ہو رہی ہے۔

جب سے پیپلز پارٹی دوبارہ برسر اقتدار آئی ہے۔ اس نے قادیانیت نوازی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں جن سے قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سرگودھا کے چک میں فائرنگ، جڑانوالہ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے علاوہ روز شائع ہونے والے رسائل و جرائد ۱۹۷۴ء کے آئین امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ لیکن حکومت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو پر عاصمہ جہانگیر، شہناز رفیع، ایلس فیض اور دوسری بے دین اور ملحد قسم کی خواتین مسلط ہیں۔ خصوصاً قادیانیوں سے متعلق پالیسیاں ان خواتین کی قائم کردہ نام نہاد انسانی حقوق کے تحفظ کی تنظیم کے دفتر میں تیار ہوتی ہیں۔

اگر ایسا نہیں اور خدا کرے ایسا نہ ہو۔ تو پھر ہم حکومت اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کے اقتدار سنبھالتے ہی قادیانیوں پر نوازشات کا سلسلہ کیوں جاری ہو گیا۔ اور پیپلز پارٹی جو عوام عوام کی رٹ لگاتی رہتی ہے۔ وہ اکثریت کے حقوق سلب کر کے ایک انتہائی قلیل سی اقلیت کو کیوں اہمیت دے رہی ہے۔

پیپلز ورکس پروگرام بقول وزیر اعظم ان کے وزیروں مشیروں، کے ملک کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کیلئے شروع کیا گیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ایسے میں کسی ملک دشمن اور اسلام دشمن شخص کو اس کا ڈائریکٹر بنانا، کسی صورت بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

گذشتہ دنوں ضلع گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کا ڈائریکٹر ایک متعصب قادیانی کرنل عزیز الملک کو بنایا گیا ہے۔ جس پر گوجرانوالہ کے عوام سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ اس کی تقرری پر وفاق کے وزیر مملکت کرنل سرور چیمہ نے ایک مجلس میں کہا تھا کہ "میں نے پورے ضلع گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام سنبھالنے کے لئے کسی دیانت دار آدمی کی تلاش کی لیکن کوئی مسلمان نہ ملا۔ اور جو ملا وہ ایک غیر مسلم ہے" (مفہوم)

غیر مسلم کا اشارہ کرنل عزیز الملک قادیانی کی طرف تھا۔ چیمہ صاحب نے

(۱) ضلع گوجرانوالہ کے لاکھوں مسلمان عوام کو بددیانت قرار دے کر ان کی توہین کی ہے۔ (۲) ایک مرتد ملعون قادیانی کو مسلمانوں سے بہتر قرار دیا ہے۔

(۳) یہ کہ نہ صرف اس طرح مسلمانوں کی حق تلفی کی۔ بلکہ ان پر ایک قادیانی مسلط کیا ہے۔ جو اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں اپنوں کو دے۔ کا مظاہرہ کرے گا

چیمہ صاحب! خیر سے وزارت دفاع کا قلمدان سنبھالے ہوئے ہیں۔ جس کا تعلق ملک کے استحکام اور سالمیت سے ہے۔ جب کہ قادیانی اپنے نام نہاد خلیفہ کے الہامات کے پابند ہیں۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ قادیانی پیشوا آنجہانی مرزا محمود کا ایک بیان موجود ہے۔ جس میں اس نے اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کی اور یہ بھی کہا کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو ہم اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ چیمہ صاحب نے پیپلز ورکس پروگرام کا قادیانی ڈائریکٹر مقرر کر کے خود اپنی پوزیشن بھی مشکوک بنا لی ہے۔ بہرحال ہم حکومت کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ قادیانیت نوازی کا سلسلہ ترک کر دے۔ اور بھٹو مرحوم کے دور میں چلنے والی ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۷ء کی تحریکوں سے عبرت حاصل کرے۔

نیز! گوجرانوالہ کے عوام کا یہ مطالبہ کہ قادیانی کرنل کو ہٹایا جائے۔ فوراً تسلیم کیا جائے۔ ورنہ یہ معاملہ صرف گوجرانوالہ تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ ملک گیر بن جائے گا۔ حکومت پاکستان کے غیور عوام کا امتحان لینے کی کوشش نہ کرے۔ عوام کا یہ سیلاب جب طوفان کی صورت میں اٹھتا ہے۔ تو وہ کرسی اقتدار کو بہا کر لے جاتا ہے۔

قرآن مجید — ایک ابدی معجزہ

حضرت شیخ جلال الدین سیوطیؒ مفسر جلالین ؒ نے اپنی کتاب "خصائص کبریٰ" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزوں کے متعلق بحوالہ حدیث لکھا ہے کہ قیامت تک باقی ہیں۔ ایک قرآن کا معجزہ دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ابوسعید خدری نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

ایام حج میں تینوں جمرات پر لاکھوں آدمی تین روز تک مسلسل کنکریاں پھینکتے ہیں۔ پھر ان کنکریوں کے ڈھیر کو کوئی اٹھاتا بھی نظر نہیں آتا۔ اور ایک پھینکی ہوئی کنکری کو دوبارہ استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔ اس لئے ہر حاجی اپنے لئے مزدلفہ سے کنکریاں نئی لیکر آتا ہے اس کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ جمرات کے گرد ایک سال میں ہی ٹیلہ لگ جاتا جس میں جمرات چھپ جاتے۔ اور چند سال میں تو پہاڑ ہو جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے۔ کہ جس شخص کا حج قبول ہو اس کی کنکریاں اٹھالی جائیں۔ تو اب صرف ان کم نصیبوں کی کنکریاں رہ جاتی ہیں۔ جن کا حج قبول نہ ہوا۔ اس لئے یہاں پر پڑی ہوئی کنکریاں بہت کم نظر آتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہاں پر پہاڑ کھڑا ہو گیا ہوتا۔ یہ روایت سنن بیہقی میں موجود ہے۔

یہ ایک ایسی حدیث ہے جس کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی تصدیق ہر سال اور ہر زمانہ میں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حج میں لاکھوں آدمی ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ اور ہر آدمی جمرہ پر ہر روز سات کنکریاں پھینکتا ہے۔ اور بعض جاہل تو بڑے بڑے پتھر پھینکتے ہیں۔ اور یہ بھی یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان کنکریوں کو یہاں سے اٹھانے اور صاف کرنے کا حکومت یا جماعت بھی روزانہ انتظام نہیں کرتی۔ نہ اٹھائی جاتی ہیں۔ اور جیسا قدیم سے دستور چلا آرہا ہے۔ کہ اس جگہ سے کنکریاں اٹھائی ہی نہیں جاتیں۔ تو اگلے سال اس کا دوگنا اور تیسرے سال اس کا تگنا ہو جائے گا پھر کیا شبہ ہے کہ چند سال میں یہ حصہ زمین مع جمرات کے ان کنکریوں میں چھپ جائے گا۔ اور بجائے جمرات کے ایک پہاڑ کھڑا نظر آئے گا۔ مگر مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ اور یہ مشاہدہ ہر زمانہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے کافی ہے۔

اسی طرح معجزہ قرآن ایک زندہ اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے۔ چودہ صدیاں گذر جانے کے باوجود قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور نکتہ حرکات و سکنات تک تحریف اور رد و بدل سے محفوظ ہیں۔ برخلاف ان گذشتہ آسمانی کتابوں کے جن کا نزول انبیاء سابقین پر ہوا۔ قرآن کریم کے پاروں میں سیدنا ابراہیمؑ کے صحائف کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ مگر آج روئے زمین سے یہ صحائف ناپید ہیں۔ سیدنا داؤدؑ پر زبور نازل ہوئی تھی۔ جو سراسر تسبیح اور مناجاتوں کی کتاب تھی۔ مگر وہ بھی زمانے کے ہاتھوں آج گم ہو چکی

محمد اقبال —— حیدرآباد

ہے۔ تورات اور انجیل کا نزول بالترتیب سیدنا موسیٰؑ اور سیدنا عیسیٰؑ پر ہوا تھا۔ یہ دونوں مقدس کتابیں بالکل ناپید تو خیر نہیں۔ مگر ان کے پورے نسخے آج یقیناً آج دنیا کے پردے پر موجود نہیں ہیں۔ خود علمائے یہود و نصاریٰ اور ان کے احبار و رہبان نے ان کتابوں میں اس طرح تحریف و تنسیخ کر ڈالی ہے کہ آج جن کے تصور سے قلب مومن لرز اٹھتا ہے۔

قرآن پاک نے الزام لگایا (سورۃ المائدہ) کہ اللہ اور اس کے رسول کے کلاموں کو انہوں نے کتر بیونت کر مٹا دیا۔ اور اپنی طرف سے بڑھا دیا۔ اور پھر دعویٰ کیا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے معنی کو مطالب کو کچھ کا کچھ کر دیا۔

آپ بائبل سوسائٹی کی کوئی بائبل اٹھائیں۔ پہلا ہی صفحہ الٹ کر دیکھیں اس پر لکھا ہے۔ "وہ ہز مجسٹی شاہ برطانیہ کے حکم سے سابقہ تمام تراجم کو ملا کر ترمیم شدہ اضافہ کے بعد چھاپا گیا" ایک سے ایک ترجمہ آپ مقابلہ کر کے دیکھیں۔ اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آج سے ۵۰ سال پہلے کے کلکتہ کے اور ۵۰ سال بعد کے سوسائٹی لاہور کے ترجمے میں فرق ہے۔

اسی طرح اٹلی میں، جرمنی میں، فرانس میں برطانیہ میں آپ دیکھیں گے حیرت زدہ رہ جائیں گے سب میں فرق ہے۔

قرآن مجید کسی خطہ کا چھپا ہوا ہو، مصر میں چھپا ہو، تاج کمپنی پاکستان میں چھپا ہو ایک سے ایک ملا کر دیکھ لیجئے سہو و نسیان سے کہیں زیر و زبر کی کمی بیشی ہو گئی ہو تو ہو گی لیکن یہ کہ قرآن پاک صفحات، قرآن کے معنی و مطالب، قرآن پاک کی سطروں کی سطریں غتربود ہو گئی ہوں۔ ایسا نہیں ہے یہ قرآن حکیم کو اللہ ہی نے شرف بخشا ہے اور یہ قرآن حکیم ہی کی سب سے بڑی منزلت کی دلیل ہے۔ اور مسلمان فخر سے سربلند کر سکتا ہے کہ لوح محفوظ میں جس طرح محفوظ تھا۔ دنیا میں بھی ہے۔ تا قیامت محفوظ رہے گا۔ کوئی مکہ میں پڑھے، کوئی بغداد میں پڑھے، کوئی لاہور میں پڑھے، کوئی کراچی میں پڑھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قرآن کی حفاظت کو اللہ تعالیٰ نے صرف کتابوں اور سینوں پر موقوف نہیں رکھا۔ جن کے جل جانے اور محو ہو جانے کا امکان ہو۔ بلکہ اپنے بندوں کے سینوں میں بھی محفوظ کر دیا اگر آج ساری دنیا کے قرآن (معاذ اللہ) نابود کر دیئے جائیں۔ تو اللہ کی یہ کتاب پھر بھی اسی طرح محفوظ رہے گی۔ چند حفاظ مل کر بیٹھ جائیں تو چند گھنٹوں میں پھر ساری کی ساری لکھی جا سکتی ہے یہ بے نظیر حفاظت بھی صرف قرآن کا خاصہ ہے۔ جس طرح اللہ کی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اس پر کسی مخلوق کا تصرف نہیں چل سکتا۔ اس طرح اس کا کلام بھی ہمیشہ تمام مخلوقات کی دستبرد اور تصرفات سے بالاتر ہو کر ہمیشہ باقی رہے گا۔

جب مسلمان قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے علاقے فتح ہو جاتے تھے۔ اور صدقہ و خیرات دینے کیلئے فقیر ڈھونڈنے پڑتے تھے۔ جب سے ہم نے قرآن پاک کو چھوڑ دیا ہے، ہر طرف سے مسلمانوں پر قہر نازل ہو رہا ہے ہم نے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے بلکہ اسے پس پشت ڈال دیا تو شکست اور مغلوبی ہمارا مقدر بن

گئی پھر معاشرہ ، نظام یا نظریہ قرآن سے ہٹ گیا ، وہ فلاح وسعادت سے محروم ہو گیا ، اور مصائب میں گھر گیا ۔ تمک میں تاثیر ہے ۔ کیا قرآن مجید میں اثر نہیں؟

جن لوگوں نے دنیا کو ترجیح دی ۔ لڑکی کو بی اے تک پڑھایا قرآن پاک ناظرہ بھی نہ پڑھایا ۔ لڑکی کی آخرت خراب ہو گئی اور ایسی لڑکیاں بھی جہنم میں جائیں گی اور کہیں گی اے ہمارے بزرگوں (ابا اماں) کو دوزخ کا دگنا عذاب دے ۔ کہ انہوں نے دنیا کا علم تو پڑھایا مگر قرآن نہیں پڑھایا ۔

لڑکے نے خوب سینما دیکھے فلمیں دیکھیں ۔ خوب ڈرامے دیکھے ، خوب شرابیں پئیں ۔

قیامت کے دن کہیں گے ۔ اے اللہ ! میرے ماں باپ نے قرآن پاک نہ پڑھایا ، دین کا علم نہ سکھایا کالج کا ہوسٹل کا دروازہ دکھایا ۔ ایم اے ہوں ۔ لیکن قرآن پڑھنا نہیں آتا ۔ نہ نماز نہ آتی ہے ۔ نہ دعائے قنوت آتی ہے ۔ نہ التحیات آتی ہے میرے والدین کو دگنا عذاب دے ۔

جب تم چارپائی پر لیٹے پڑے ہو گے تو ایک فرشتہ آئے گا ۔ جو تیرے سر پر ہتھوڑا مارے گا ۔ تو پھر قرآن مجید کی قدر وقت معلوم ہو گی

قرآن عظیم کی اصطلاحی معلومات

خورشید خان عباسی ــــــ واہ کینٹ

سورة : ۔ سورة کا لفظ "سور" سے ماخوذ ہے ۔ جس کے معنی فصیل یا شہر پناہ ہے ۔ عربی زبان میں سورة کے معنی رفعت و عظمت ہیں ۔ جس طرح فصیل کسی شہر کو زمین کے دوسرے حصوں سے الگ اور ممتاز کرتی ہے ۔ اسی طرح ایک سورة بھی قرآن کے ایک حصے کو دوسرے حصوں سے الگ کرتی ہے ۔ سورة سے قرآن مجید کے مختلف ٹکڑوں میں بانٹ کر اس کے الفاظ و مضامین کو محفوظ کیا گیا ہے ۔ سورة "حد" کو بھی کہتے ہیں ۔ یہ وجہ ہے کہ قرآن پاک کے ہر محدود حصہ کا نام سورة ہے ۔

آیات : ۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں سورتوں کی شکل میں مکمل قرآن مجید کو تقسیم کر کے کلام اللہ کے حفظ اور مطالعہ کو ہمارے لئے آسان کیا ہے ۔ وہاں وضاحت کے لئے سورتوں کی مزید تقسیم کر کے ہر سورت میں آیت کی حد بندی کر دی ہے ۔ آیت کے لغوی معنی نشانی ہیں ۔ یعنی واضح علامت اور نشانی ۔ راستے کے وہ نشانات جو سفر میں سہولت کے لئے قائم کرتے ہیں ۔ انہیں آیات کہا جاتا ہے ۔

سیپارہ : ۔ سیپارہ فارسی زبان کا لفظ ہے ۔ عربی زبان میں اس کو جزء کہا جاتا ہے ۔ اہل علم نے قرآن مجید کو پورے (۳۰) پاروں میں تقسیم کر دیا ہے ۔ قرآن کریم کی تیس سیپاروں کی تقسیم سے یہ مقصد تھا ۔ کہ ہر مسلمان روزانہ بحساب فی پارہ قرآن مجید کی تلاوت کرے ۔

رکوع : ۔ قرآن مجید کی ہر بڑی سورت منقسم ہے ۔ اس کے ایک حصہ کو ایک رکوع کہا جاتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چند آیات کا مجموعہ رکوع کہلاتا ہے ۔

منزل : ۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اہل علم کو ایک ہفتہ میں مکمل قرآن مجید کی تلاوت کی اجازت دے رکھی تھی ۔ اور حضورؐ نے یہ منزل بھی خود ہی متعین فرما دی تھی ۔ ہر روز کے لئے ایک منزل تھی ۔ اور ہر منزل کے لئے سورتیں بھی منتخب تھیں ۔ روزانہ دور کو ۔ ایک منزل یا حزب کہتے ہیں ۔

ربع : ۔ سیپارے کے چوتھائی حصہ کو کہا جاتا ہے ۔

نصف : ۔ سے مراد آدھا پارہ ہے ۔

ثلث : ۔ ایک پارہ کے تین چوتھائی حصہ کو کہا جاتا ہے ۔

حزب : ۔ پارہ کو دو حصوں میں منقسم کیا جاتا ہے ۔ اور ہر حصہ کو حزب کہتے ہیں ۔

سبع الطوال : ۔ قرآن مجید کی سات بڑی سورتیں سبع الطوال کہلاتی ہیں ۔ ان کے نام یہ ہیں ۔

سورة البقرہ ۔ سورة آل عمران ۔ سورة النساء ، سورة مائدہ ، سورة انعام ، سورة اعراف ، اور سورة انفال مع توبہ ،

سبع المئین : ۔ وہ سورتیں جو کم و بیش سو آیات پر مشتمل ہیں ۔ سورة یونس سے سورة فاطر تک ۔

سبع المثانی : ۔ سورة یٰسین سے سورة قٓ تک اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں قصص کو دہرایا گیا ہے ۔ اور بار بار نصیحتیں کی گئی ہیں ۔ اور یہ سو سے کم آیات والی سورتیں ہیں ۔

مفصل : ۔ سورة قٓ سے آخر قرآن تک کو کہا جاتا ہے ۔ سورة قٓ ۲۶ سیپارے کے ثلث کے بعد ہے ۔ مفصل اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ سورتیں ہیں ۔ یہ تین اقسام پر مشتمل ہیں ۔

طوال مفصل : ۔ قٓ سے مرسلٰت تک (۲) اوساط مفصل ، سورة نبا سے ضحیٰ تک (۳) قصار مفصل :۔ سورة الم نشرح سے ناس تک

قرآن حکیم ایک نظر میں

کل کاتبان وحی ۴۲ ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے ۔

قرآن کی کل مدت نزول :۔ تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ ،

کل سیپارے ۳۰ :۔ عدد ، منزلیں ۷ ، سورتیں ۱۱۴ ، رکوع ۵۴۰

آیات ۶۶۶۶ ؁

سات منازل کی تقسیم

سورة فاتحہ تا سورة النساء = سورة مائدہ تا سورة توبہ = سورة یونس تا سورة نحل = سورة بنی اسرائیل تا سورة فرقان = سورة شعراء تا سورة یٰسین = سورة والصٰفٰت تا سورة حجرات = سورة قٓ تا سورة الناس =

قرآن مجید کے حروف کی تفصیل

(ا)	۴۸۸۷۲
(ب)	۱۱۴۲۸
(ت)	۱۱۹۹
(ث)	۱۲۷۶
(ج)	۳۲۷۳
(ح)	۹۷۳
(خ)	۲۴۱۶
(د)	۵۶۰۲
(ذ)	۴۶۷۷
(ر)	۱۱۷۹۳
(ز)	۱۵۹۰
(س)	۵۹۹۱
(ش)	۲۱۱۵
(ص)	۲۰۱۲
(ض)	۱۳۰۷
(ط)	۱۲۷۷
(ظ)	۸۴۲

باقی صفحہ ۲۶ پر

حج بیت اللہ کی برکتیں سعادتیں اور حجاج کرام کی ذمہ داری

قاری عبید اللہ رحمتی ——— شیدانی شریف رحیم یار خان سے

مسلمان ہونے کی حیثیت سے جس طرح انسان پر نماز روزہ، زکوٰۃ اور دیگر حقوق کی ادائیگی واجب اور ذمہ ہوتی ہے اسی طرح ذی حیثیت مسلمان پر زندگی میں ایک دفعہ فریضہ حج کی ادائیگی بھی لازم اور فرض ہوتی ہے شرط یہ ہے کہ اس کی تمام حدود کی رعایت کرے بغیر جس طرح جسمانی امراض کے علاج کی قسموں میں علاج کی ایک قسم وہ ہے جس کو کایا کلپ کہتے ہیں اسی طرح روحانی امراض کے علاج کے لئے حج ہے یہ علاج کا ایسا کورس ہے جس کو اگر اس کے تمام شرائط کے ساتھ کوئی شخص آخر تک نباہ جائے تو وہ تمام روحانی بیماریوں سے صحت یاب ہو کر ٹھیک اس فطرۃ اللہ پر پہنچ جاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے اور جس پر وہ چاہتا ہے کہ وہ مرے۔ یہ حقیقت متعدد حدیثوں سے واضح ہوتی ہے لیکن ہم اختصار کے خیال سے ایک حدیث کا ترجمہ بیان دیتے ہیں جو بخاری و مسلم میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے حج کیا اور دوران حج اس نے نہ کوئی شہوت کی بات کی اور نہ خدا کی کسی نافرمانی کا ارتکاب کیا وہ تمام گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو گیا جس طرح وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا

جنت کی ضمانت

حج چونکہ اسلام اور ہجرت کی طرح آدمی کے تمام گناہوں کو فنا کر دیتا ہے اس وجہ سے اس شخص کے لئے جس کو حج مبرور (مقبول حج) کی سعادت حاصل ہو جائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی ضمانت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ کے بعد آدمی اگر دوسرا عمرہ کرے تو یہ عمرہ درمیان کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور حج مبرور کا صلہ تو جنت سے کچھ کم ہے ہی نہیں۔ حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو اللہ کی کسی نافرمانی کی آلودگی سے پاک ہو اس حج کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کی جزا جنت سے کم کچھ ہے ہی نہیں۔

تجدید عہد

حج کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اس عہد کو از سر نو استوار کر لیتا ہے جو ایک مسلم کی حیثیت سے اس نے اپنے رب سے کیا ہے یہ تجدید عہد اگرچہ ہر توبہ و استغفار سے ہوتی ہے لیکن اس تجدید عہد کا جو عزم و ارادہ حج میں ظاہر ہوتا ہے وہ عام توبہ و استغفار میں ظاہر نہیں ہوتا آدمی اسی تجدید عہد کے لئے رخت سفر باندھتا ہے اور طویل سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اپنے رب کے دروازے پر حاضری دیتا ہے یہ گھر سے نکلنا اور اس مقصد کے لئے سفر کرنا ہی بجائے خود ایک بہت بڑی چیز ہے یہ بندے کے اخلاص اور اس کی صدق طلبی کا ایک نہایت واضح نشان ہے اور اس سے خدا کی رحمت اس کے لئے جوش میں آتی ہے پھر جب وہ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے یا اس کو ہاتھ لگاتا ہے تو گویا خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر عہد بندگی و اطاعت کی تجدید کرتا ہے اسی طرح حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی جگہ پہنچ کر ان کی قربانی کی سنت کو تازہ کرنا درحقیقت اپنی زندگی کو از سر نو خدا کی نذر کرنا ہے کیوں کہ قربانی کی اصلی حقیقت اپنے آپ کو خدا کی حوالگی اور سپردگی میں دے دینا ہے اور یہی حقیقت اسلام کی ہے اسلام کے معنی بھی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینے کے ہیں یعنی خدا کی مرضی اور اس کی پسند کے آگے آدمی کی کوئی مرضی اور اپنی کوئی پسند باقی نہ رہ جائے آدمی اپنی محبوب سے محبوب چیز بھی خدا کے لئے قربان کر دینے کے لئے تیار رہے۔

آفات حج اور ان کا علاج

حج کی برکتیں جس طرح عظیم الشان ہیں اسی طرح اس کے لئے آفتیں بھی نہایت خطرناک ہیں جو شخص اس کی برکتوں سے بہرہ ور ہونا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ان آفتوں سے اچھی طرح واقف ہو اور ان سے اپنے حج کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کرے جو شخص اپنے حج کو ان آفتوں سے محفوظ نہ رکھ سکے اس کا حج کی برکتوں سے بہرہ مند ہونا تو درکنار اکثر حالات میں یہ ہوتا ہے کہ وہ روحانی اور اخلاقی اعتبار سے پہلے سے بھی زیادہ مریض ہو جاتا ہے قرآن مجید میں جہاں حج کی آفات کا ذکر ہوا ہے وہاں سب سے پہلے شہوانی باتوں سے متنبہ کیا گیا ہے ارشاد باری ہے۔

ترجمہ: پس جو حج کے مہینوں میں اپنے اوپر حج کو واجب کرے تو اس کے لئے حج کے دوران میں شہوانی باتیں، خدا کی نافرمانی کی باتیں اور لڑنا جھگڑنا جائز نہیں قرآن نے یہاں حج کی تین آفتوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں رفث یعنی شہوانی باتوں کو مقدم رکھا ہے اس وجہ سے اولاً اسی کے معنی سمجھ لیں۔ قرآن مجید نے اس خطرہ سے سب سے پہلے غالباً اس وجہ سے آگاہ کیا ہے کہ سفر حج میں شہوانی فتنوں میں پڑ جانے کے آدمی کے لیے بہت سے محرکات جمع ہو جاتے ہیں اول تو سفر میں ہونے کی وجہ سے آدمی کی طبیعت کا وہ اعتدال باقی نہیں رہتا جو اسے حضر کی زندگی میں حاصل ہوتا ہے ثانیاً جس چیز سے اسے روک دیا جائے آدمی کی طبیعت کے اندر اس چیز کے لئے اکساہٹ بڑھ جاتی ہے اور شیطان آدمی کی طبیعت کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرتا ہے ثالثاً سفر کی وجہ سے اور اس سے زیادہ احرام کی وجہ سے عورتوں کے پردہ کا وہ رکھ رکھاؤ قائم نہیں رہتا جو عام حالات میں رکھا جاتا ہے رابعاً بسوں میں، راستوں میں، نکلنے اور داخل ہونے کے دروازوں میں مطاف میں مسعیٰ میں، حرم میں۔ زمزم پر غرض کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی جہاں سخت اژدہام اور کشمکش کی حالت غیر محرم عورتوں سے تصادم نہ ہوتا ہو خاص اس زمانہ میں تقریباً اکثر ممالک میں مسلمان عورتیں پردے کی قیود سے آزاد ہو گئی ہیں اس وجہ سے صرف احرام ہی کی حالت میں

نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ہر سن و سال کی عورتیں ہر جگہ چلتی پھرتی نظر آتی ہیں اور بعض حالات میں صرف پردے ہی کے حدود نہیں بلکہ شرم و حیا کے حدود بھی توڑ تاڑ کے رکھ دیتی ہیں ان حالات میں اگر کوئی شخص پوری طرح متنبہ اور ہوشیار نہ رہے تو بڑی آسانی کے ساتھ اور کچھ نہیں تو قدم قدم پر اپنی نگاہ کو ضرور آلودہ کر سکتا ہے اور جب نگاہ آلودہ ہو گئی تو وہ اپنے دل کو آلودہ ہونے سے کس طرح بچا سکتا ہے. اس آفت سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا طریقہ یہ ہے آدمی جب سفر حج پر نکلے تو جس مقدار میں مادی زاد راہ کا انتظام کرے اس سے زیادہ مقدار میں روحانی زاد راہ یعنی تقویٰ کا اہتمام کرے آدمی گھر سے یہ عزم بالجزم کر کے اٹھے کہ اس پورے سفر میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہر چھوٹی بڑی حد کی پابندی کرنی ہے اس عزم کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر لازم کرے اور کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو تاکہ شیطان کو اس کے اندر اپنی فرسودہ اندازوں کے لئے گھسنے کا کوئی وقت نہ ملے اپنی نگاہ حتی الامکان نیچی رکھنے کی کوشش کرے اس لئے نگاہ ہی دل میں اترنے کا راستہ ہے اگر آدمی اس دروازے کے چوپٹ کو کھلا نہ چھوڑے تو بہت سی آفتوں سے محفوظ ہو سکتا ہے حدود حرم میں داخل ہونے کے بعد آدمی کو بار بار اس بات کا دھیان کرنا چاہئے کہ یہ اللہ کا شہر ہے یہ اللہ کا حرم ہے اور یہ محترم مہینہ ہے ان میں ہر چیز کی حرمت کا تقاضہ ہے کہ نہ دل بھٹکے نہ نگاہ اور اگر محسوس کرے کہ طبیعت پر قابو نہیں پا رہا تو اس پر روزہ کا بھی اضافہ کرے تاکہ فاسد رجحانات کا زور ٹوٹے اور طبیعت پر تبتل اور میلان الی اللہ غالب آجائے۔ عرفات میں میدان حشر کا تصور غالب رہنا چاہئے جس طرح میدان حشر کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ لوگ ننگے اٹھیں گے لیکن حالت ایسی ہوگی کہ کسی کو کسی کی طرف متوجہ ہونے کی ہوش نہیں ہوگی، اسی طرح عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں اسی طرح اپنے آپ کو دعا اور مناجات میں مشغول رکھنا چاہئے اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ حالت احرام میں عورتوں کو چہرے کھلے رکھنے کا جو حکم ہے وہ حج اور ایام حج کے اس مزاج کے لحاظ سے ہے جو اس کا فی الواقع ہونا چاہئے حج کا حقیقی مزاج درویشی اور زہد کا ہے اس وجہ سے جو شخص حج کے لئے نکلے خواہ مرد ہو یا عورت، اپنے مزاج کو بھی حج کے مزاج کے مطابق بنانے کی کوشش کرے بناؤ سنگھار، نمود و نمائش اور دوسروں پر اثر انداز ہونے کی ہر خواہش اور ہر کوشش سے اپنے آپ کو دور رکھے عورتوں کو بالخصوص اس چیز کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے ان کا کوئی غلط انداز صرف انہی کے حج کو نہیں بلکہ دوسروں کے حج کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے جو مواقع تصادم اور کشمکش کے ہیں مثلاً حجر اسود پر یا مطاف میں یا روضہ نبوی پر یا رمی جمرہ کے وقت وہاں ہر مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو عورتوں کے ساتھ تصادم سے بچائے اور اس تصادم کے لئے اگر اولیٰ کو چھوڑ کر وہ شریعت کے ادنیٰ پر عمل کرے تو انشاء اللہ اس کو فتنہ اور تصادم سے بچنے کی کوشش کی وجہ سے اولیٰ کا ہی ثواب ملے گا مردوں کے مقابلہ میں اس بات کا خیال و اہتمام عورتوں کے لئے زیادہ ضروری ہے۔ عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ ان تمام مواقع پر حاضری کے لئے وہ اوقات منتخب کریں جن میں وہ مردوں کے ساتھ تصادم سے اپنے آپ کو بچا سکیں اور اگر کسی مجبوری کے سبب سے اس تصادم سے سابقہ پیش آ ہی جائے تو انہیں ان رخصتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو عورتوں کے لئے شریعت میں ہیں بہت سے لوگ جن میں مردوں کی طرح عورتیں بھی شامل ہیں شریعت کے اولیٰ و افضل پر عمل کرنے کے جوش میں دھکم پیل کو بھی ایک نیکی کا کام سمجھ بیٹھتے ہیں اور اس نیکی کے کمانے کے شوق میں بہت سی دوسری نیکیوں کو برباد کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے اس عظیم عبادت کے ادا کرنے میں ہم سب کو تمام فرائض، واجبات، سنتیں، مستحبات، اوامر و نواہی، کا پابند بنائیں اور حج مبرور نصیب فرمائے آمین

جنگ و جدل

حج کے سلسلہ کی ایک بہت بڑی آفت جنگ و جدال ہے کچھ تو یہ سفر ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں ہجوم اور اژدہام کے سبب سے ایک کا مفاد دوسرے کے مفاد سے قدم قدم پر ٹکراتا ہے کچھ ملک کی گرم آب و ہوا کا لوگوں کے مزاجوں خاص طور پر باہر سے آنے والوں کے مزاجوں پر اثر پڑتا ہے اور سب سے زیادہ دخل اس میں شیطان کی وسوسہ اندازیوں اور فتنہ انگیزیوں کا ہے کیونکہ عرفات کا دن شیطان کی سب سے زیادہ ذلت و رسوائی کا دن ہے اسی وجہ سے اس کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ آدمی کے اس سفر کے دوران میں اس کو قدم قدم پر ٹھوکریں کھلانے اور اپنی کامیابی اور سرخروئی کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرے چنانچہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس سفر میں لوگ جدال کے فتنے میں بہت مبتلا ہوتے ہیں صرف گاڑیوں اور بسوں میں سوار ہوتے وقت ہی نہیں بلکہ حرم، طواف، حجر اسود پر، زمزم پر ہر جگہ اس فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ مجھے نہایت افسوس اور صدمے کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ میں نے عین بیت اللہ کے دروازے کے اندر اور روضہ نبوی کی جالیوں کے سامنے لوگوں کو لڑتے جھگڑتے اور چیختے چلاتے دیکھا ہے اس آفت کا علاج بھی وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا لیکن مزید یہ کہ ہر عازم حج کو یہ بات جب سے وہ اس ارادہ سے گھر سے قدم نکالے اسی وقت سے دل میں یہ ٹھان لے کہ اس سفر کا اصلی مزاج ترک دنیا اور درویشی ہے اپنی شان اور اپنے وقار و احترام کا خیال بالکل دل سے نکال دے اس راہ میں اس کو جو ذلت اور تکلیف پیش آئے گی وہ اس کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گی اپنے لئے آرام حاصل کرنے کی بجائے دوسروں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرے ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہے اور شیطان کے فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتا رہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے عمل صالح آسان فرما دیں آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

تاجدار ختم نبوت ﷺ کا سراپا مبارک

ایس ایم یونس، ڈی آئی خان

(۱) قدم مبارک ۔ میانہ اور موزوں اقدام ۔

(۲) رنگ مبارک ۔ گورا ۔ تاباں سرخی مائل

(۳) چہرہ مبارک ۔ بدر کی طرح گولائی لئے مگر اس سے کہیں زیادہ حسین ۔

(۴) پیشانی مبارک ۔ کشادہ اور سراج منیر کی مانند

دلکشی ہوتی ۔

(۵) ابرو مبارک ، خم دار باریک اور گنجان جدا جدا ۔

(۶) ناک مبارک ۔ بلندی مائل ، نورانی چمک لئے

(۷) چشم مبارک ۔ آنکھیں بڑی ، پلکیں دراز ، نظریں نیچی آنکھوں میں سرخ ڈورے ۔

(۸) رخسار مبارک ہموار اور ہلکے ، یعنی بہت پرگوشت نہ تھے ۔

(۹) گوش مبارک ۔ ہر دو گوش کامل و تام تھے ۔

(۱۰) دہن مبارک ۔ فراخ تھا ۔

(۱۱) لعاب دہن ۔ زخمی اور بیماروں کے لئے شفا تھا

(۱۲) دندان مبارک ۔ باریک آب دار ، سامنے کے دانتوں میں خوشنما ریخیں ۔

(۱۳) سر مبارک ۔ بڑا ، مگر اعتدال اور مناسبت کے ساتھ ۔

(۱۴) گردن مبارک ۔ پتلی ، لمبی ، چاندی جیسی اجلی اور خوشنما تھی ۔

(۱۵) دست مبارک ۔ کف دست اور بازو پر گوشت نرم ، ہاتھوں سے خوشبو آتی تھی ۔

(۱۶) سینہ مبارک ۔ کشادہ تھا ۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر ۔

(۱۷) شکم مبارک ۔ سینہ مبارک اور شکم مبارک ہموار اور برابر تھے ۔

(۱۸) پشت مبارک ۔ صاف اور سفید ، ہر دو شانہ کے درمیان گوشت کا ابھار ہے ۔ مہر نبوت کہتے ہیں ۔

(۱۹) ہتھیلیاں مبارک پُر گوشت اور چوڑی تھی ۔

(۲۰) جلد مبارک نرم تھی بغیر خوشبو لگائے بہترین خوشبو آتی تھی ۔

(۲۱) موئے مبارک ۔ سر مبارک کے بال قدرے خمدار بہت پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے بدن پر زیادہ بال نہ تھے کندھوں ، بازوؤں اور سینہ پر تھوڑے بہت بال تھے ۔ داڑھی مبارک گھنی تھی ۔

آخر عمر میں سر مبارک اور داڑھی مبارک تقریباً سترہ سفید بال تھے ۔ حضور اکرم شکل و شباہت اور عادات اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ حضرت ابراہیم سے مشابہ تھے ۔

اکابر کا حج ـــ ایمان افروز واقعات

اسلام کے بنیادی ارکان میں حج بھی شامل ہے جو شخص کا حج قبول ہوجاتا ہے تو وہ ایسے ہوجاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے ۔ حج کرنے کے بعد حجاج کرام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ نیک اعمال کریں ۔ برے اعمال کے قریب بھی نہ جائیں ۔ بعض حضرات حج نمائش کے لئے کرتے ہیں ۔ کہ ہمیں لوگ حاجی کہیں ۔ حالانکہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ۔ اگر کسی شخص کے نام کے ساتھ حاجی لکھا جاتا ہے ۔ تو پھر نمازی اور روزہ دار کیوں نہیں لکھا جاتا ۔ خدارا ذرا اس مسئلہ کی طرف خصوصی توجہ دیں ۔ حج فرض ہے ۔ خداوند قدوس نے ان لوگوں پر فرض کیا ہے ۔ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ۔ تو پھر خدا کا حکم بجالانے میں اپنے ساتھ الحاج یا حاجی لکھوانے کی کیا ضرورت ہے ۔ آئیے اس مبارک موقع کی مناسبت سے چند اکابرین کے حج کے واقعات پڑھیے ۔ اور ایمان کو تازہ کیجئے ۔

سب سے پہلے ہم جنت کے نوجوانوں کے سردار حضرت علیؓ کے بڑے صاحبزادے حضرت فاطمہؓ کے لڑکے سید دوعالم حضرت رسول مقبول کے نواسے سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حج کا واقعہ نقل کرتے ہیں ۔

حضرت حسنؓ کا حج مبارک

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی ، مانسہرہ

حضرت حسنؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مجھے اس خیال سے بڑی شرم آتی ہے کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے کس طرح ملاقات کروں گا ۔ حالانکہ میں اس کے گھر (خانہ کعبہ) تک پیدل چل کر کبھی نہیں آیا ۔ اس کے بعد بیس مرتبہ آپؓ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ پیدل چل کر حج کے لئے آئے ۔ منقول ہے کہ حرم الٰہی میں پہنچکر آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا ۔ پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز تحیۃ الطواف ، پڑھکر آپؓ نے اپنے رخسار کو مقام ابراہیم پر رکھ دیا ۔ اور زار و قطار روتے ہوئے اس طرح دعا مانگنے لگے کہ اے رب حقیر بندہ تیرے دروازے پر ہے ۔ تیرا خادم تیرے دروازے پر ہے ۔ تیرا بھکاری تیرے دروازے پر ہے ۔ تیرا مسکین تیرے دروازے پر ہے ۔ بار بار بکثرت ان ہی الفاظ کو دہراتے رہے اور روتے رہے ۔ پھر آپ جب حرم شریف سے باہر نکلے تو آپ کا گذر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا ۔ جن کے پاس روٹیوں کے ٹکڑے تھے ۔ اور وہ لوگ انہیں کھا رہے تھے ۔ تو آپ نے ان مسکینوں کو سلام کیا ۔ اور جب ان مسکینوں نے آپ کو کھانے کے لئے بلایا ۔ تو آپ فوراً ہی بلا تکلف ان مسکینوں کے دسترخوان پر بیٹھ اور فرمایا کہ اگر یہ روٹیوں کے ٹکڑے صدقہ کے نہ ہوتے تو میں ضرور تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھا لیتا ۔ مگر چونکہ ہم آل رسول ہیں ۔ اور صدقہ ہمارے لئے حرام ہے ۔

اس لئے میں ان کو نہیں کھا سکتا۔ پھر آپ ان مسکینوں کو ہمراہ لے کر گھر آ گئے۔ اور سب کو کھانا کھلایا۔ اور سب کو کچھ درہم عطا کر کے روانہ کیا۔

حضرت حسنؓ یقیناً جنتی ہیں۔ اور جنت کے لوگوں کے سردار ہیں۔ مگر پھر بھی آپ خوف خدا کی وجہ سے کس طرح روتے اور گریہ زاری کرتے ہیں۔ اور سخاوت اور تواضع میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

(۲) حضرت امام خلیل بن احمد نحوی کو ہر وہ طالب علم اچھی طرح جانتا ہے۔ جس کا نحو کے ساتھ تھوڑا سا بھی انس ہے۔ مگر ان کو ایک عبادت گذار مجاہد کی حیثیت سے بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ آپ کی زندگی بھر کا یہ معمول رہا کہ ایک سال حج کے لئے جاتے اور ایک سال اسلامی لشکروں کے ساتھ کفار سے جہاد کے لئے جاتے

جو شخص زندگی بھر ہر سال حج کرتا رہا۔ اس نے تو اپنے نام کے ساتھ نہ الحاج لکھا۔ اور نہ ہی حاجی لکھا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی الیکشن ہوتا ہے۔ لوگ اپنے ناموں کے ساتھ حاجی یا الحاج لکھ کر لوگوں سے ووٹ حاصل کرتے ہیں۔ خدارا اپنی عبادت کو ضائع نہ کریں۔ اپنی قیمتی عبادت کو ریاکاری کی وجہ سے ضائع کرنا عقل والوں کا کام نہیں ہے۔

(۳) مشہور اور نامور محدث حضرت وکیع بن الجراحؒ جو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ یہ علم وفضل کے ساتھ بڑے عبادت گذار اور متقی شخص تھے آپ نے ۸۰ مرتبہ حج کیا ہے۔ درس حدیث میں اتنے مشغول رہتے تھے کہ سوائے حج اور جہاد کے سفر نہیں کرتے تھے۔ ۱۹۹ھ میں عراق کے راستے میں حج سے واپسی پر انتقال ہوا۔

اللہ والوں کے حالات پڑھ کر انسان حیران ہوتا ہے کہ جس شخص کا مشغلہ دن رات درس حدیث ہو تو پھر وہ، حج اور جہاد میں بھی شریک ہو جاتے۔ سوائے کرامت کے اسے کیا کہا جا سکتا ہے۔

(۴) بعض لوگوں کو اپنے چھوٹے سے کام پر بھی بڑا ناز ہوتا ہے۔ اور اپنی بیکار چیز بھی ان کو اچھی لگتی ہے اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عبدالرحمن جامیؒ کے ساتھ پیش آیا۔ ایک دن ایک اناڑی شاعر اپنا دیوان لیکر آپ کو کلام سنانے لگا۔ بڑی دیر تک وہ آپ کو اپنی تک بندی کے اشعار سناتا رہا کہ آپ کی سمع خراشی کرتا رہا اور آپ ناگواری کے باوجود اس کی دل جوئی کے لئے خاموش بیٹھے رہے۔ پھر وہ کہنے لگا۔ حضور میں اس دیوان کو سفر حج میں لے گیا تھا۔ اور اس کو غلاف کعبہ میں کچھ دیر رکھنے کے بعد حجر اسود سے مس کر کے لایا ہوں۔ یہ سن کر حضرت جامیؒ کو غصہ آیا۔ اور فرمایا جناب ایک کسر باقی رہ گئی ہے۔ کاش تم اسے آب زمزم شریف کے پانی کے کنویں میں غوطہ دے دیا ہوتا۔ تو بڑا ہی اچھا ہوتا۔ اناڑی شاعر یہ کہہ کر اٹھا اور چلا گیا یہ لوگوں کو غلط فہمی ہو چکی ہے۔ کہ جو چیز بھی غلاف کعبہ کے ساتھ مس ہو جائے۔ وہ بڑی قیمتی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ شرعی طور پر حج کے لئے وہی چیز لیکر جانا چاہیئے۔ جس کی حج کے لئے ضرورت پڑتی ہو۔ اشعار وغیرہ کی کتب لیکر جانے کا کیا فائدہ۔

حضرت جامی نے خوب فرمایا کہ اسے آب زمزم سے دھو کر لانا چاہیئے تھا۔ تاکہ خوب صاف ہو جاتی اللہ پاک تمام لوگوں کو اچھی بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۵) حضرت قاسم بن عثمانؒ جو بہت ہی صابر علم وعمل والے بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ کہ وہ صرف ایک ہی دعا پڑھتا تھا۔ بار بار یہی دعا میں اس کی زبان سے سنتا تھا۔ یعنی

ترجمہ:۔ اے اللہ تو نے سب محتاجوں کی حاجت پوری کر دی اور میری حاجت نہیں پوری ہوئی۔

قاسم بن عثمان کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم اس کلام کے سوا کوئی اور دعا بارگاہ الٰہی میں عرض نہیں کرتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہم سات آدمی ایک ساتھ جہاد میں گئے۔ اور ہم سب کے سب کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ کافروں نے ہم (ساتوں) کو میدان میں لے جا کر قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ آسمان میں سات دروازے کھلے ہیں۔ اور ہر دروازے پر ایک حور کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ جیسے ہی ہمارا ساتھی کفار کی تلوار سے شہید ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک حور فوراً اپنے ہاتھ میں ایک رومال لئے شہید کی روح کو لینے کے لئے زمین پر اتری۔ اس طرح میرے چھ ساتھی شہید ہو گئے۔ اور سب کی روحوں کے لئے ایک ایک حور اترتی رہی۔ جب میری باری آئی تو کافر بادشاہ کے ایک مقرب نے مجھ کو بادشاہ سے اپنی خدمت کے لئے مانگ لیا۔ اور میں قتل ہونے سے بچ گیا۔ تو میں نے سنا ایک حور نے کہا اے محروم! کیا بات ہوئی تو اس فضیلت سے محروم رہا۔ پھر آسمان کے سب دروازے بند ہو گئے۔

تو اے جانی! میں اب تک اپنی اس محرومی پر افسوس کرتا ہوں۔ اور میری دعا کا یہی مطلب ہے کہ اے اللہ! سب محتاجوں کی حاجت تو نے پوری فرما دی۔ مگر میری حاجت پوری نہیں ہوئی۔ قاسم بن عثمانؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان ساتوں خوش نصیبوں میں سے سب سے افضل وہی ساتواں ہے۔ جو قتل سے بچ گیا۔ کیوں کہ اس نے وہ منظر دیکھا اپنی آنکھوں سے جو دوسرے شہید ہونے والوں نے نہیں دیکھا۔

پھر یہ زندہ رہا۔ نہایت ذوق وشوق سے عمل خیر کرتا رہا۔ اللہ کے خاص دوست نے حج کے وقت بھی اپنی نجات ہی کا سوال کیا۔ اس کو یہاں ارمان ہے کہ موت آئے اور میں جنت کو چلا جاؤں۔ اتنی گریہ وزاری سے کی گئی دعا کو اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرتا ہے۔

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک بنو امیہ کے بادشاہوں میں بڑے کروفر اور جاہ وجلال کا بادشاہ گذرا ہے۔ یہ حج کے لئے گیا۔ تو مکہ مکرمہ میں مدینہ منورہ کے مشہور عالم حضرت سالم بن عبداللہ سے خانہ کعبہ میں ملاقات ہوئی۔ خلیفہ ان کے نورانی چہرہ کو دیکھتے ہی بے پناہ معتقد ہو گیا۔ اور عرض کرنے لگا۔ کہ آپ کی جو حاجت ہو مجھ سے فرما دیجئے۔ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں حضرت سالم نے برجستہ جواب دیا کہ میں بیت اللہ میں غیر اللہ سے ہرگز ہرگز کوئی سوال نہیں کر سکتا۔ خلیفہ آپ

کی اس بے پناہ بے نیازی اور شان استغنا و دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور بڑی دیر تک آپ کا منہ تکتا رہا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ اس وقت کے بادشاہوں کی علماء کے ساتھ کتنی محبت تھی۔ اور علماء حق کا نرالہ کردار دیکھیں کہ بادشاہ کہتا ہے۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ آپ حکم دیں۔ علماء حق کے ترجمان حضرت سالم بن عبداللہ نے صاف صاف اعلان کیا کہ میں خدا کے گھر میں سوائے خدا کے کسی اور کے آگے سوال نہیں کر سکتا۔ انسان کا اعمال اتنا پختہ ہو کر سوائے اللہ پاک کے اس کا خیال بھی کسی دوسری طرف نہ جائے مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے۔ رزق خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے۔ وہی زیادہ کرتا ہے۔ اور وہی کم کرتا ہے۔ قارئین آپ نے چند بزرگان دین کے حج کے واقعات کو ملاحظہ کر لیا ان بزرگوں کے حالات پڑھ کر ہمیں بھی صحیح طور پر حج کا ارادہ کرنا چاہئے۔ جب آپ حج کے لئے جائیں تو زیادہ سے زیادہ طواف کریں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ حرم شریف میں جس طرح نیکی کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہوگا۔ اس بات کا خاص خیال کریں۔ کہ حرم شریف میں کوئی گناہ نہ ہو جائے یہ جگہ پاک ہے اور پاک جگہ میں اچھے کام کریں۔ خلاف شرع کوئی کام نہ کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سابقہ گناہوں کو معاف فرمائے اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق دے۔

اچھی صحت
اسلام کے آئینے میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور نبی تھے۔ آپؐ کا منصب نبوت و رسالت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اقوام و امم عالم کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ تاکہ گم گردہ راہ انسانوں کے قلب و نظر کو جلا بخشیں انہیں اخلاق و روحانی علوم سکھائیں اور ان کی معاشی و معاشرتی، سماجی اور سیاسی، دنیوی و اخروی۔ غرض ہمہ جہت اور ہمہ گیر رہنمائی فرمائیں تاکہ یہ انسانیت دین، دنیا اور آخرت کی سربلندیاں حاصل کر سکے۔

اس امیؐ لقب، نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا جہاں کی حکمتیں نثار ہوں، کہ وہ ہر روگ کا مداوا اور ہر دکھ کا درماں بن کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات حکمت سے خالی نہ تھی لیکن طبابت ان کا منصب نہ تھا۔ مریضوں کے علاج کرنا ان کی بعثت کا منشا نہ تھا۔ عالم انسانیت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں احسانات میں سے یہ ایک احسان ضرور تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ کے اقوال اور افعال میں بہترین نمونہ ہے۔ (الاحزاب)

دوسری جگہ فرمایا۔

"جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی، تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء)

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت کی بہتری اسی میں مضمر بیان فرمائی ہے

"میری تمام امت جنت میں داخل ہو گی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا"۔

محمد یونس آرائیں ـــــ ٹنڈو آدم

عرض کیا اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انکار کرنے والا کون ہے؟

فرمایاؐ

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔ اور جس نے نافرمانی کی وہ تحقیق وہ ہے انکار کرنے والا"۔ (بخاری)

دوسرا ارشاد گرامی ہے۔

"جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے باز آجاؤ۔ اور جب تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے تم اس پر عمل کرو" (بخاری و مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معالجات کی فادیت اور ان کے تیر بہدف ہونے میں کسی شک و شبہ کی ہرگز گنجائش نہیں۔ لیکن صرف بیماری اور دوا کا نام معلوم کر لینے سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"جس شخص نے علاج معالجہ کیا جبکہ اس سے قبل اسے طب کا علم نہ تھا۔ اس حال میں اگر مریض کو کوئی نقصان ہو گیا، تو ذمہ داری اس معالج پر ہوگی"۔ (ابوداؤد، نسائی، مستدرحاکم)

صحت بیماری اور علاج معالجے کے ضمن میں گوناگوں امور ہیں جن کی تفصیلات کا احاطہ اور جزئیات پر عبور بنیادی شرط ہے۔ مثلاً امراض کے اسباب و علل اور اثرات، ادویہ کے خواص، مرض کی جس خاص نوعیت میں کسی خاص دوا کا استعمال مفید ہو اس سے آگاہی نیز ادویہ کے مابعد کے اثرات وغیرہ۔

ہمارے ملک و قوم کے نیک نہاد معالجین،

خصوصاً طب اسلامی کے علم برداروں کا فرض ہے کہ وہ ان تمام امور کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معالجات پر ہمہ جہتی تحقیقات کیمیاوی تجربات اور معمولات وقف کردیں اور ایک دوسرے کے ساتھ قلمی تعاون رکھیں تاکہ ایک دوسرے کے تجربات کو زیادہ سے زیادہ گہری نظر سے پرکھا جاسکے اور دکھی انسانیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے زیادہ سے زیادہ فیض پہنچایا جاسکے۔

صحت

صحت رب العزت کی ایک بہت بڑی نعمت ہے گو بیماری بھی ایک نعمت ہے لیکن صحت کی نعمت بیماری کی نعمت سے افضل ترین ہے۔ اس نعمت خداوندی کا شکر ادا کرنا ہر انسان پر لازم ہے قانون قدرت ہے کہ کسی نعمت کی اگر ناقدری کی جائے تو وہ نہ صرف اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے بلکہ کفران نعمت غضب الٰہی کو دعوت دینے کا موجب ہوجاتا ہے لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظان صحت کے اصولوں پر کاربند رہنا ہر مسلمان کے لئے ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر مسلسل ہی روزے رکھے جائیں یا گھر بار چھوڑ کر صرف مسجد میں ہی بیٹھ رہا جائے۔ یا دنیا کے دھندوں میں ہی زندگی مصروف رکھی جائے تو یہ سراسر نادانی کی بات ہے۔ کیوں کہ انسان پر اس کے جسم کا بھی حق ہے۔ مسلسل محنت اور کام کی وجہ سے اس خاکی تتلے پر بہت زیادہ اثر پڑ رہا ہے اور آخرکار نتیجہ بیماری کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ صحت و تندرستی حاصل کرنے کے لئے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے استفادہ کرنا ہوگا آپ صلی اللہ کے اقوال وفعل کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جس سے ہم اپنی مقصودہ منزل تک پہنچ سکیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت وعافیت کی اہمیت اور حفظان صحت کے بارے میں نہایت عمدہ، واضح اور پرحکمت ہدایات سے عالم اسلام کو نوازا ہے۔ یہ مذہب اسلام کی ہی خوبی ہے کہ جس نے معاون صحت اشیا اور ان امور کی نشاندہی کی ہے جو صحت کو برقرار رکھنے کے لئے نہایت اہم ہیں۔

فضائل وصحت

ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ یقیناً نوع انسانی کو عفو اور صحت و عافیت سے افضل کوئی شے عطا نہیں کی گئی ہے۔ (نسائی)

حضرت ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ عرض کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے صحت و عافیت حاصل رہے تو میں شکر کرتا ہوں اور یہ بات اس امر کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں (بیماری سے) آزمائش میں پڑوں اور صبر کروں"

اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"اور اللہ کا رسول بھی تمہارے ساتھ صحت اور عافیت محبوب رکھتا ہے"

ان ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ صحت اللہ کریم کا بہت بڑا احسان ہے کہ جب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے محبوب رکھتے ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت کے نیک بندے جو ہر حال میں صبر وشکر کو اپنے لئے سرمایہ سعادت سمجھتے ہیں وہ بیماری کو بھی ترقی مدارج کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ بیماری سے صحت کے لئے جب دعا کرتے ہیں تو عموماً ان محبوب الفاظ سے رب العزت عزت کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں۔

"اے ہمارے پروردگار بیماری بھی تیری نعمت ہے اور صحت بھی تیری نعمت ہے الٰہی اس بیماری کی نعمت کو صحت کی نعمت میں بدل دے"

بیماری کی حالت میں انسان کو صبر کرنا چاہیئے اور صحت کی حالت میں شکر کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ دھوکہ میں ہیں۔ ایک صحت اور دوسری فراغت" اس حقیقت سے ہرگز انکار نہیں کہ دنیا کی آسائشوں کے باعث اکثر لوگ ان نعمتوں سے غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس خیال میں مگن رہتے ہیں کہ صحت سدا رہے گی اور فراغت ہمیشہ میسر رہے گی۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں نعمتیں چلتی پھرتی گاڑی کی طرح ہیں جو آج اس اسٹیشن پر ہے تو کل دوسرے اسٹیشن پر ہوں گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ پل کی بھی خبر نہیں۔ ہے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
ساماں سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں ہے

پہچان

امام شعبی کہتے ہیں معزز ترین آدمی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے دل میں ہر ایک کی محبت ہوتی ہے اور وہ کسی کیساتھ دشمنی پر آسانی سے آمادہ نہیں ہو پاتا وہ چاندی کے پیالے کی طرح ہوتا ہے اگر آپ اسے موڑنا چاہیں تو آسانی سے مڑ جائے گا۔ اور اگر آپ اسے توڑنا چاہیں تو آسانی سے نہیں ٹوٹے گا اور گھٹیا آدمی کی شناخت یہ ہے کہ وہ محبت پر آسانی سے آمادہ نہیں ہوتا اور دشمنی کے لئے ادھار کھائے بیٹھا رہتا ہے مٹی کی ٹھیکری کے پیالے کی طرح آپ توڑنا چاہیں تو فوراً ٹوٹ جائیگا اور موڑنا چاہیں تو نہ مڑے

متفرق مسائل

غلام نبی، محمد نبی ــــــــ قلات

س: ایک شخص اپنی بیوی سے کئی سال سے ناراض ہے اکٹھے رہتے ہیں، بول چال، کھانا، پینا بند ہے، لوگ کہتے ہیں، اس طرح بیوی سے دور رہنے سے نکاح فاسد ہوتا ہے؟

ج: اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ اگر اس میں قصور بیوی کا ہے تو بیوی گنہ گار ہے اور اگر شوہر کی ناراضی بلاوجہ ہے تو شوہر گنہ گار ہے۔

س: اکثر سرکاری ملازمین اور ماسٹر صاحبان اپنی ڈیوٹی پر نہیں جاتے۔ غیر حاضری کے دوران تبلیغ کرنے جاتے ہیں۔ واپس آکر تنخواہ بھی پوری لیتے ہیں۔ بغیر رخصت کے تبلیغ پر جانا یا اپنا ذاتی کاروبار کرنا رزق حلال ہے؟

ج: بغیر اجازت جانا اور پوری تنخواہ حلال نہیں۔

س: کوئی آدمی اپنے ہمسایہ یا رشتہ دار سے معمولی رنجش کی بنا پر اپنے ہمسایہ یا رشتہ دار کو واضح الفاظ میں یہ کہہ دے کہ آج کے بعد ہماری تمہاری بات چیت بند ہے۔ نہ ہم تمہاری خوشی یا غم میں آئیں گے اور تم بھی مت آنا ہمسایہ لوگوں نے ان کو راضی بھی کیا ہے۔ اس کے باوجود کہنے والا اپنی ناراضگی پر بضد قائم ہے۔ آیا ضد والا گنہ گار ہوتا ہے یا دونوں فریق۔ ثانی فریق کوشش کرتا ہے کہ یہ ناراضگی ختم ہوجائے؟

ج: اگر ہمسایوں اور رشتہ داروں نے اس کو راضی کرنے کی کوشش کی اس کے باوجود وہ راضی نہیں ہوا تو وہ شخص گنہ گار ہے۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں کے ذمہ گناہ نہیں۔

زکوٰۃ کا مسئلہ

ایک صاحب

س: میرے سسر جن کے لڑکے اور لڑکیاں جوان ہیں لڑکے خرچ کے لئے برائے نام پیسے دیتے ہیں۔ میرے یہ سسر بیمار رہتے اور اپنی لڑکیوں کی شادی اور اپنے علاج کے لئے پریشان رہتے ہیں۔ کیا میں ان کی ضرورت کیلئے ان کو بتائے بغیر زکوٰۃ کی رقم دے سکتا ہوں، جس سے وہ اپنا علاج اور لڑکیوں کی شادی کر دیں۔ اس طرح کیا میری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ یا میں زکوٰۃ کی رقم ان کو قرض دے دوں؟ اگر ان کے پاس رقم ہوگی تو وہ واپس کر دیں گے، اگر واپس نہ کر سکے تو کیا یہ رقم زکوٰۃ میں ادا ہو جائے گی؟

ج: اگر آپ کے سسر زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بطور قرض دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ ان کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کر لی جائے۔

ضعیفی کی وجہ سے وضو نہیں رہتا

عبدالقادر ــــــــ کراچی

س: میرے ایک عزیز اور محسن ضعیفی کی وجہ سے بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ ان کی عمر ۸۲ سال ہے اور سلسل البول کا عارضہ بھی ہے جس کی وجہ سے وضو قائم نہیں رہتا۔ تقریباً مرفوع القلم ہیں۔ برائے مہربانی یہ بتائیں کہ عبادات (نماز، وظیفہ) کس طرح ادا کریں؟

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ج: ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کر لیا کریں، جب تک نماز کا وقت باقی رہے گا، ان کا وضو اس عارضہ کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا۔ دوسرے وقت کے لئے پھر وضو کر لیا کریں۔

نماز کے مسائل

احمد خان

س۱: پانچ وقت کی نماز میں کن رکعتوں میں سورت نہیں پڑھتی۔

ج: پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ دونوں پڑھی جاتی ہیں اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اس کے ساتھ سورۃ نہیں ملائی جاتی۔

س۲: عصر کے چار فرضوں میں سورۃ پڑھتے ہیں یا کہ دو رکعتوں میں۔

ج: پہلی دو میں فاتحہ اور سورۃ پڑھتے ہیں اور آخری دو میں صرف فاتحہ۔

س۳: جمعۃ المبارک کے دن کی فرض اور سنت کی نیت بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ جمعہ کے دن دس سنت ہوتی ہیں، ان میں سورۃ پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج: جمعہ کے دو فرض کی نیت کی جائے اور سنت کے لئے مطلق نماز کی نیت کر لینا کافی ہے۔ سنتوں کی تمام رکعات میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھی جاتی ہے۔

س۴: رمضان المبارک کی تراویح کی نیت سے آگاہ کریں۔

ج: بس نماز تراویح کی نیت کر لینا کافی ہے۔

س۵: وضو کرنے کی نیت بتائیں یا پھر کوئی ایسی کتاب بتائیں جس سے میری معلومات میں اضافہ ہو؟

ج: وضو میں پاک ہونے کی نیت کر لی جائے۔

حج کا مسئلہ

محمد عارف ــــــــ پسنی

س۱: ایک عورت جو مطلقہ ہو (اس کے کہنے کے مطابق) اس کی غیر شادی شدہ لڑکیاں ہوں اور لڑکے بھی کمانے کے قابل نہ ہوں، کیا ایسی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔ جبکہ بچوں کا کفیل والد ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ تمام بچے زیر تعلیم ہیں۔

(۲) مندرجہ بالا صورت میں حج پر جاتے وقت عورت کا محرم کون ہو سکتا ہے؟

ج: اگر اس کے پاس آنے جانے کا خرچ ہے اور کوئی محرم بھی ساتھ جانے والا ہے تب تو اس پر حج فرض ہے، اگر خرچ نہیں تو حج فرض نہیں اور اگر خرچ ہے مگر ساتھ جانے والا محرم نہیں تو بغیر محرم کے اس کا حج پر جانا جائز نہیں، بلکہ وصیت کر دے کہ اس کی طرف سے حج بدل کرا دیا جائے۔

۲۔ مطلقہ عورت کسی سے نکاح کرے، اس کے ساتھ حج پر جا سکتی ہے۔

ختم نبوت زندہ باد

مطب صدیقی

ھو الشافی

تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قبر مسیح اور کشمیر

مولانا منظور احمد الحسینی

مرزائی ایک مدت سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے لندن میں باقاعدہ "وفات مسیح کانفرنس" منعقد کی تھی اور یہ اعلان کیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ عقیدہ تو اپنی زندگی ہی میں اگرچہ ۵۲ برس تک پہلے حیات مسیح کے قائل ہیں رہے تصنیف کر دیا لیکن اس کے ثابت کرنے میں زندگی بھر ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے مثل مشہور ہے کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد" چودہ سو سال کے عرصہ میں ایسے بہت لوگ گزرے جنہوں نے جھوٹے دعوے کئے جھوٹے الہام سنائے لیکن مرزا قادیانی تضاد بیانی اور جھوٹ بولنے میں آج کل کے محاورے کے مطابق "چیمپئن" "ٹرینڈ ماسٹر" اور سب کے استاد ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کو متعدد جگہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کبھی قبر "گلیل" میں بتلاتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا" (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی ص ۴۷۳ طبع دوم صـ۱۹۷)

کبھی بلاد شام میں بتلائی

"ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بہ سال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں" (اتمام الحجۃ ص ۱۸، ۱۹ و ست بچن حاشیہ ۱۶۴)

کبھی یروشلم بتلاتے ہیں۔ (دیکھو کتاب ست بچن صـ۹۳)

آخر میں مرزائیوں کا اسی پر اصرار ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر مقبوضہ کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں ہے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں

"اور حضرت مسیح اپنے ملک سے نکل گئے اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کشمیر میں جا کر وفات پائی اور اب تک کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے"

(ست بچن حاشیہ صـ۱۶۴ و اعجاز احمدی صـ۱۹ حاشیہ و ازحقیقت صـ۱)

"تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے"

(کشتی نوح صـ۱۵)

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی کذب بیانی اور دو غلاپن اسی تضاد بیانی سے ہی واضح ہے۔

۱۹۸۰ء میں مسٹر سر ظفر اللہ قادیانی نے اپنی تقریر میں یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ہے تو آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق انڈیا لوک سبھا (قومی اسمبلی) نے پرزور الفاظ میں تردید کر دی جسے روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی اشاعت ۱۰ دسمبر ۱۹۸۰ء میں اور روزنامہ کوہستان نے اپنی اشاعت ۱۴ دسمبر ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔

باقی صفحہ ۲۴ پر

صلوٰۃ والسلام بحضور سرور کائنات ﷺ

الصلوٰۃ والسلام اے شافع روز جزا

الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

الصلوٰۃ والسلام اے مظہر نور خدا

الصلوٰۃ والسلام اے معدن محبوبیت

الصلوٰۃ والسلام اے سرور و فخر امم

الصلوٰۃ والسلام اے مبدأ و اے منتہا

تم حریم قدس کے شمع شبستانی شہا!

الصلوٰۃ والسلام اے تالی آیات حمد

روز محشر سب سے برتر ہو گا یہ منصب ترا

میں ہوں سلماں! غرق عصیاں اور سراپا عیوب

الصلوٰۃ والسلام اے منبع رشد و ہدیٰ

الصلوٰۃ والسلام اے سبز گنبد کے مکیں

اشرف و افضل عظیم المرتبہ بعد از خدا

خاتم پیغمبری و خاتم معصومیت

اے نزیل عرش اعظم، فاتح باب ارم

صاحب لولاک، رشک خلق خیر الانبیاءؑ

تم کتاب کون کے طغرائے پیشانی شہا!

سید اولاد آدم، حامل رایات حمد

رتبۂ اشفع تشفع، شان ارفع راسکا

تم شفیع عاصیاں، امید اصحاب ذنوب

حشر میں میری شفاعت کیجئے بہر خدا

ہوں سوالی، جام کوثر کیجئے مجھ کو عطا

از:۔ مولانا سید سلمان احمد عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

دوکان جیسے سونے کی کان

عربین جیولرز جس کا نام

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کی سادگی

مرسلہ: قیصر محمود ..... رحیم یار خان

حضرت علیؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ آپؓ نے اپنے دور خلافت میں عدل وانصاف کی لازوال مثالیں قائم کیں۔ آپؓ کو سرکاری خزانے سے گزارے کے لئے جو تنخواہ ملتی اس میں سے بھی آپؓ بہت سا حصہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے تھے معمولی قسم کا لباس پہنتے اور اپنے اکثر کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے۔ آپؓ کی خوراک بھی معمولی اور سادہ تھی۔

عرب کے کسی گاؤں میں ایک غریب رہتا تھا۔ بے چارہ بہت مصیبت میں تھا۔ اس کی پریشانی دیکھ کر کسی نے اس سے کہا۔ میاں یہاں پڑے پڑے کیوں سوکھ رہے ہو۔ خلیفہ کے پاس جا کر اپنا حال بیان کرو۔ وہ تمہاری ضرور مدد کریں گے۔ اس دیہاتی نے یہ مشورہ مان لیا اور سفر کی مصیبتیں اٹھاتا ہوا کوفے کے شہر جا پہنچا جو حضرت علیؓ کا دارالخلافہ تھا۔ شہر میں پہنچ کر وہ سب سے پہلے مسجد میں گیا۔ اس کا خیال تھا کہ ذرا دیر آرام کر لوں پھر منہ ہاتھ دھو کر خلیفہ کے پاس جاؤں گا۔ وہ دیہاتی مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص جو کی سوکھی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت مایوس ہوا۔ اس نے سوچا کہ جب خلیفہ کے اپنے شہر کے لوگوں کا یہ حال ہے۔ تو بھلا وہ میری کیا مدد کرے گا۔ جو شخص جو کی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر کھا رہا تھا وہ بھی اس دیہاتی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب دیہاتی مایوس ہو کر مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ تو وہ شخص اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ بھائی تم ایک دم اداس کیوں ہو گئے ہو؟ اس پر دیہاتی نے اپنا حال کہہ سنایا۔ پھر کہنے لگا میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ خلیفہ کے پاس جا کر اپنا حال کہوں گا۔ مگر خلیفہ کے اپنے شہر کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ انہیں ڈھنگ کی روٹی بھی نہیں ملتی تو بھلا خلیفہ میری کیا مدد کرے گا۔ دیہاتی کی یہ بات سن کر وہ شخص مسکرایا اسے اپنے ساتھ سرکاری خزانے میں لے گیا اور اسے اتنا روپیہ دیا کہ وہ شخص خوش ہو گیا۔ دیہاتی نے جس شخص کو مسجد میں جو کی روٹی پانی میں بھگو بھگو کر کھاتے دیکھا تھا وہ مسلمانوں کے خلیفہ حضرت علیؓ تھے۔ دیہاتی کو یقین نہ آتا تھا کہ اتنی بڑی سلطنت کا حاکم اتنی سادگی سے زندگی بسر کر رہا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

مرسلہ: محمد احسان رانا، کوٹ لعل عین

ایک دن کا واقعہ ہے کہ ایک بکری گلہ سے بھاگ گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی تلاش میں اتنی دور نکل گئے کہ اصل گلہ بھی نظر نہ آتا تھا۔ وہ بکری بھاگتے سے جب تھک کر سست ہو گئی۔ اور کسی جگہ رہ گئی۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہ مل گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بکری کی تلاش میں اس

نونہال ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے بچیوں اور طلباء و طالبات کا منبر

قدر پریشان ہو گئے تھے کہ آپ کا پاؤں دوڑنے سے پورا آبلہ ہو گیا تھا۔ لیکن جب بکری مل گئی اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود اس قدر اذیت اور تکلیف برداشت کرنے کے آپ غصہ ہو رہے بھی اس پر غیظ و غضب نہ فرمایا اور بجائے کدورت کے اس پر شفقت کا اظہار کرنے لگے۔ اور اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن جھاڑی اور اس کی پشت اور سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگے۔ اور ماں کی طرح اس پر نوازش فرمانے لگے۔ بکری کو مخاطب کر کے ارشاد فرمانے لگے کہ میں نے فرض کیا تجھے مجھ پر رحم نہ آیا۔ یہاں تک کہ مجھ کو تو تھکا کر خستہ حال کر دیا لیکن تو نے اپنے اوپر کیوں ظلم کیا۔ اپنے اوپر تو تجھے رحم کرنا چاہئے تھا۔

ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ

(بانی تبلیغی جماعت)

عبداللطیف تربت محمد شاہ

۱۔ جن مقامات کو حضورؐ نے جانوں کی بازی لگا کے بلکہ اس جانبازی کے شوق و عشق پر سے حاصل کرنا بتلایا تھا۔ اور صحابہ کرامؓ نے دین کی راہ میں اپنے کو مٹا کے جو کچھ حاصل کیا تھا۔ تم لوگ اس کو آرام سے بیٹھے لیٹے کتابوں سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔

۲۔ جو انعامات اور ثمرات خون سے وابستہ تھے ان کے لئے کم از کم پسینہ گرانا تو چاہیے۔

۳۔ اسباب کی کمی پر نظر ڈال کر مایوس ہو جانا اس بات کی نشانی ہے کہ تم اسباب پرست ہو۔ اور اللہ کے وعدوں اور اس کی غیبی طاقتوں پر تمہارا یقین کم ہے۔ اللہ پر اعتماد کر کے اور ہمت کر کے اٹھو تو اللہ ہی اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ ورنہ آدمی خود کیا کر سکتا ہے مگر ہمت اور استطاعت بھر جہد شرط ہے

۵۔ لوگوں کو دین کی طرف لانے اور دین کے کام میں لگانے کی تدابیر سوچا کرو۔ جیسے دنیا والے اپنے دنیاوی مقاصد کے لئے تدبیر سوچتے رہتے ہیں۔ اور جس کو جس طرح سے متوجہ کر سکتے ہو اس کے ساتھ اسی راستے سے کوشش کرو۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بس پہنچا دینے کا نام تبلیغ ہے۔ یہ بڑی غلط فہمی ہے تبلیغ یہ ہے کہ اپنی صلاحیت اور استعداد کی حد تک لوگوں کو دین کی بات اس طرح پہنچائی جائے جس طرح پہنچانے سے لوگوں کے ماننے کی امید ہو۔ انبیاء علیہم السلام یہی تبلیغ لائے ہیں

قادیانیت کا مختصر تعارف سوال و جواب میں

عبدالمتین کراچی

س: مرزائی کسے کہتے ہیں؟

ج: مرزا غلام قادیانی کے ماننے والوں کو مرزائی کہتے ہیں ان کو قادیانی بھی کہا جاتا ہے جبکہ یہ اپنے آپ کو "احمدی" بھی کہتے ہیں۔ حالانکہ ان کو "احمدی" کہلانے کا قطعاً حق نہیں۔ احمدؐ حضور سرور کائنات علیہ السلام کا نام ہے آپؐ کے ماننے والے محمدی اور احمدی ہیں مرزائی چونکہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکار ہیں اس لئے ان کو مرزائی غلمدی یا قادیانی کہنا چاہئے

س: مرزا غلام قادیانی کون تھا؟

باقی صفحہ ۲۷ پر

بشارت اسمہ احمد کا مصداق کون؟

حضرت احمد مجتبیٰ رسول ربانی
نہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

تحریر:۔ بابو حبیب اللہ امرتسری

آیت قرآنی

سورۃ الصف، پارہ ۲۸ کے رکوع ۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"و اذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرآئیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین۔

(ترجمہ: اور جس وقت حضرت مریم صدیقہ کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں، میں اس چیز کو ماننے والا ہوں کہ توراۃ سے میرے آگے ہے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی کہ میرے بعد آئیگا اور اس کا مصداق (نام) احمد ہوگا، پس جب وہ احمد رسول ان کے پاس کھلے دلائل کے ساتھ آیا تو مشرکوں اور کافروں نے کہا کہ یہ جادو ہے ظاہر"

اقوال میاں محمود احمد صاحب قادیانی

(۱) "حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے چنانچہ آپ "ازالہ اوہام" میں لکھتے ہیں:۔

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہے اسی کی طرف اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا"

(ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۷۳، انوار الفضل صفحہ ۲۷)

(۲) "میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے" (انوار خلافت صفحہ ۱۸)

(۳) "اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں" (انوار خلافت صفحہ ۲۱)

(۴) "پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں"

(انوار خلافت صفحہ ۲۳)

(۵) "اس پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیشگوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیشگوئی ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کرنی پڑے" (انوار خلافت صفحہ ۲۳)

(۶) "اب جبکہ واقعات سے ثابت ہو گیا ہے کہ احمد سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم ہے تو پھر بھی ہٹ دھرمی سے کام لینا شیوۂ مومنانہ نہیں" (انوار خلافت صفحہ ۳۳)

(۷) "اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے" (انوار خلافت صفحہ ۳۱)

(۸) "اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی" (انوار خلافت صفحہ ۳۳)

(۹) "غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی" (انوار خلافت صفحہ ۳۳)

(۱۰) "جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں۔ اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۸)

(۱۱) "ہم تو قطعی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں" (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۸)

(۱۲) "میرا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا" (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۷)

جواب

میں کہتا ہوں کہ جب اس آیت مقدسہ میں ایک رسول کا جس کا صفاتی و جمالی اسم احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس کی تعیین ہم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم ثابت کر دیں کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین، شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین علیہ السلام ہی اس کے اصل و حقیقی مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔

احادیث رسول ربانی

(۱) صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۰۱ + صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ + مسند احمد شریف جلد ۴ صفحہ ۸۰ و ۸۱ + دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۲ + کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵ و ۱۲۱ + کشف الغطا

ترجمہ کتاب الوفا جلد ۲ صفحہ ۶۲۰ + کتاب مصفّٰی شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ + مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ + مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۳۷۶ + اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶ + مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۰ + تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۹۱ + ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۳ + مواہب الرحمٰن جلد ۲۲ صفحہ ۵۴ + مواہب الرحمٰن جلد ۲۸ صفحہ ۷۰ پر لکھا ہے:۔

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ اور میں احمد ہوں۔ اور میں ماحی ہوں مٹا دیگا اللہ میرے ذریعے کفر کو۔ اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جاویں گے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں (اور امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو)"۔

نوٹ۔ امام عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ کی جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جلالی نبی تھے یعنی انہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کئے۔ تلوار اٹھائی، سلطنت و حکومت کی تھی۔ مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہ السلام جمالی نبی تھے کیونکہ انہوں نے نرمی اختیار کی کبھی جہاد نہ کیا۔ تلوار نہ اٹھائی، سلطنت و حکومت نہ کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور پرنور کے جلالی نام محمد کے ساتھ بشارت دی تھی۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضور پرنور کا جمالی نام احمد کے ساتھ بشارت دی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے دو حصے ہیں ایک مکی دوسرا مدنی۔ مکہ شریف میں نرمی اختیار کی گئی۔ صبر کیا گیا۔ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ جہاد نہ کیا گیا۔ آپ کی مکی زندگی جمالی تھی اور جمالی اسم احمد کو ظاہر کرتی تھی۔ مدنی زندگی حضور کی جلالی رنگ کی تھی۔ مدینہ شریف میں جہاد کا حکم آیا حضور نے تلوار اٹھائی، حکومت و سلطنت کی۔ مدنی زندگی جلالی اسم محمد کو ظاہر کرتی تھی۔

(ب) مسند احمد شریف جلد ۴ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸ + مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲ + کنزالعمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱، ۳۴۰، ۱۱۲ + مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۲ صفحہ ۳۳۲ و ۳۳۳ + مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۷ + اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۹ + مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ + تفسیر ابن جریر جلد اول صفحہ ۴۳۳ + ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۳۴۹ + درمنثور جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ + درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ + ترجمان القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۴۰ و ۴۹۹ + ترجمان القرآن جلد ۵ صفحہ ۳۷۴ مواہب الرحمٰن جلد ۱ صفحہ ۳۳۳ + جلد ۲۲ صفحہ ۳۴ + جلد ۲۸ صفحہ ۳۴ + لامع التنزیل جلد اول صفحہ ۴۹۶ + خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ ۴ و ۵ و ۹ و ۵۴ + کتاب الشفاء جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ + شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۳۴۳، ۳۴۴ + نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ + مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۶ و ۲۳۳ + زرقانی شرح مواہب جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ + فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۲۴۴ + فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۷۰ پر ہے۔

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ حضور پرنور نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا اس حال میں کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے اور اب میں تم کو اپنے امر کے اول کی خبر دوں۔ کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے (وَبَشَارَۃُ عِیْسٰی) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خوشخبری دینا ہے۔ اور میری ماں کا خواب دیکھنا ہے کہ اس نے دیکھا جب مجھ کو جنا اور تحقیق میری ماں کے لئے ایک نور ظاہر ہوا کہ اس نور سے اس کے لئے ملک شام کے محل ظاہر ہوئے"۔

قادیانی مغالطوں کا جواب

مغالطہ نمبر ۱ "باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر پیشگوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمایا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نہ کوئی نہ جھوٹی نہ صحیح نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو"۔ (انوار خلافت صفحہ ۲۲)

جواب۔ حدیث نبوی مندرجہ بالا میں صاف الفاظ ہیں وبشارۃ عیسٰی (اور خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ کا) اور قرآن مجید کی سورۃ الصف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ جس طرح حضور پرنور کے زبان ذیشان سے دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاہِیْمَ (دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) سے مراد پارہ اول کے رکوع ۱۵ والی دعائے خلیل اللہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ ہے اسی طرح آپ کے فرمان وبشارۃ عیسٰی سے مراد نوید مسیح ابن مریم مندرجہ سورۃ الصف ہے۔ اگر اصرار ہو کہ نہیں یہی الفاظ دکھاؤ کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میں بشارت اسمہ احمد کا مصداق ہوں تو عرض یہ ہے کہ تفسیر ابن جریر کی جلد اول صفحہ ۴۳۳ اور تفسیر درمنثور جلد اول صفحہ ۱۳۹ پر یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا

"قد بشر بی عیسٰی بن مریم ان یاتیکم رسول اسمہ احمد"۔

مغالطہ نمبر ۲ کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۳۴ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا نام احمد تھا اور یہ کہ آپ کے والدین نے آپ کا نام احمد رکھا ہے"۔

جواب۔ اخبار الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ + اخبار الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰ و ۱۱ + کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۸۸۰ء پریس) کے صفحہ ۴۲ + کتاب حیاۃ النبی (مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب مرزائی) کی جلد اول صفحہ ۵ + تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ + الفضل مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲ + الفضل ۱۵ و ۱۸ مئی ۱۹۱۵ء صفحہ ۸ اور الفضل مورخہ ۲ نومبر و کیم دسمبر ۱۹۱۵ء صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ والدین نے مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا تھا۔

مغالطہ نمبر ۳ اس آیت (یعنی آیت فلما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین) سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ رسول آئیگا تو نشانات و دلائل و براہین کو پیش کرے گا تو لوگ کہیں گے کہ یہ تو سحر مبین ہے یعنی کھلا کھلا فریب یا جادو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے یہی سلوک ہوا۔ جب آپ نے زبردست دلائل اور فیصلہ کن براہین اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کئے تو بہت سے لوگ چلا اٹھے کہ باتیں تو بہت دلربا ہیں لیکن ہیں جھوٹ +

اس جگہ شاید کوئی شخص یہ دلیل بھی دے کہ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لما جاءھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین۔ جب وہ رسول ان کے پاس دلائل کے ساتھ آگیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو کھلا کھلا جادو ہے پس یہ کوئی ایسا رسول ہے جو اس آیت کے نزول سے پہلے آچکا تھا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن ایسا اعتراض وہی شخص کرے گا جو قرآن کریم کی طرز کلام سے ناواقف ہو کیونکہ قرآن کریم میں بیسیوں جگہ پر آئندہ کی بات کو ماضی کے پیرایہ میں بیان فرمایا گیا ہے"۔ (انوار خلافت صفحہ ۲۴)

جواب۔ بیشک قرآن مجید میں بعض جگہ آئندہ کی بات کو ماضی کے پیرایہ میں بیان فرمایا گیا ہے مگر ان مقامات میں سیاق و سباق آیت کا اس امر کی اجازت دیتا ہے۔ مگر سورۃ الصف کی اس آیت میں کوئی ایسا قرینہ نہیں ہے کہ یہاں الفاظ کے ظاہری معنے چھوڑ دیئے جائیں۔ ہر آیت کی تفسیر خود قرآن مجید کی دوسری آیات مبارکہ سے بخوبی ہوتی ہے۔ اول معیار تفسیر صحیح

کا شواہد قرآنی ہیں (برکات الدعا صفحہ ۱۳) اپنی رائے سے تفسیر کرنا سخت گناہ ہے۔

(الف) سورۃ السبا پارہ ۲۲ کے رکوع ۱۱ میں ہے۔

واذا تتلی علیھم ایٰتنا بینٰت قالوا ما ھذا الا رجل یرید ان یصدکم عما کان یعبد اباؤکم وقالوا ما ھذا الا افک مفتری وقال الذین کفروا للحق لما جاءھم ان ھذا الا سحر مبین۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں ظاہر، تو لوگ کہتے ہیں نہیں یہ مگر ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے یہ کہ بند کرے تم کو اس چیز سے کہ تمہارے باپ اس کو پوجتے تھے اور کافر کہتے ہیں نہیں یہ مگر جھوٹ کہ باندھ لیا ہے۔ اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے واسطے حق کے کہ جس وقت کہ اُن کے پاس آیا نہیں یہ مگر جادو۔"

(ب) سورۃ الاحقاف۔ پارہ ۲۶ کے رکوع اول میں ہے:۔

"واذا تتلی علیھم ایٰتنا بینٰت قال الذین کفروا للحق لما جاءھم ھذا سحر مبین۔ اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر لوگ کہتے ہیں حق کے واسطے جب ان کے پاس آیا کہ یہ جادو ہے ظاہر۔"

(ج) سورۃ البقرۃ۔ پارہ اول کے رکوع ۱۱ میں ہے۔

"وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین۔ اور اس سے پیشتر فتح مانگتے تھے یہودی کافر لوگوں پر پس جب آیا ان کے پاس جو کچھ پہچانا تھا تو وہ اس سے منکر ہوئے پس اللہ کی لعنت انکار کرنے والوں پر ہے۔"

ان تین مقامات میں صاف صاف بتلایا گیا ہے کہ وہ رسول موعود آچکا ہے۔

مغالطہ نمبر ۴ کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ اور اخبار الفضل مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۴ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"ومن اظلم ممن افتری علی الله الکذب وھو یدعی الی الاسلام والله لا یھدی القوم الظالمین۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اور وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وھو یدعٰی الی الاسلام۔ یہ دلیل اتنی واضح ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ لوگ دعوے کرنے والے سے کہیں گے کہ تو مسلمان ہو جا تو جس بات کا دعوے کرتا ہے اس کے لحاظ سے اسلام سے باہر ہو گیا ہے اب بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی کہہ سکتا تھا کیونکہ اسلام تو آپ کے ذریعے آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوگا وہ تو مسلمان مگر اس کے مخالف اس کے دعوے کی وجہ سے اسے اسلام سے باہر قرار دینگے۔"

جواب۔ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی نے اپنی رائے سے ایسی تفسیر بیان کی ہے جو نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کی نہ تابعین نے اور نہ کسی اہلسنت مفسر نے۔ حالانکہ خود مرزا غلام احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ تفسیر بالرائے سے حضرت نبی کریم علیہ السلام نے منع فرمایا ہے (دیکھو رسالہ برکات الدعا صفحہ ۱۳)

حق بات یہ ہے کہ بشارت اسمہ احمد کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ آیت مندرجہ بالا کا صحیح مطلب یہ ہے کہ مشرک آدمی خواہ وہ کافر ہو عرب کا یا یہودی یا عیسائی، بڑا ظالم ہے جو شرک کرتا ہے حضرت عزیرؑ یا حضرت مسیحؑ کو ابن اللہ اور معبود ٹھہراتا ہے حالانکہ یہ مشرک آدمی (بذریعہ نبی کریم کے) دین اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔

(الف) سورۃ النساء پارہ ۵ کے رکوع ۴ میں ہے۔

"تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے اس کے ساتھ اور بخشتا ہے اس کے سوائے جس کے واسطے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے اللہ کے ساتھ پس تحقیق اس نے باندھ لیا بڑا گناہ۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا کہ اپنی جانوں کو پاک کہتے ہیں بلکہ اللہ پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہ ظلم کئے جاویں گے ایک تاگے برابر۔ دیکھو اللہ پر کس طرح جھوٹ باندھتے ہیں۔ (انظر کیف یفترون علی الله الکذب) اور کفایت ہے یہ گناہ ظاہر۔"

(ب) سورۃ یونس پارہ ۱۱ کے رکوع ۱۶ میں ہے۔

"مشرک لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد پکڑی ہے۔ اور اللہ اولاد سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے۔ اللہ کے واسطے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اے مشرک لوگو تمہارے پاس اس بات کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو کہ نہیں جانتے۔ فرما دیجئے تحقیق وہ لوگ جو کہ اللہ پر جھوٹ باندھ لیتے ہیں چھٹکارا نہ پائیں گے۔"

(قل ان الذین یفترون علی الله الکذب لا یفلحون)

(ج) سورۃ الکہف۔ پارہ ۱۵ کے رکوع ۱۳ میں ہے۔

اور ہم نے گرہ دی ان کے دلوں پر جس وقت کہ وہ کھڑے ہوئے پس ان موحدوں نے کہا ہمارا رب آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے ہم اس اکیلے خدا کے سوا کسی معبود کو نہ پکاریں گے البتہ تحقیق کہی ہم نے اس وقت بات زیادہ۔ اس ہماری قوم نے اللہ کے سوا معبود پکڑے ہیں۔ ان پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے (فمن اظلم ممن افتری علی الله کذبا) پس کون شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ اللہ پر جھوٹ باندھ لیوے)

نوٹ۔ ان تین مقامات میں یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے مشرکوں کو مفتری علی اللہ (اللہ پر افترا کرنے والے) کہا گیا ہے اور انہیں بہت ظالم کہا گیا ہے پس سورۃ صف کی اس آیت میں ظالم سے مراد مشرک ہے

مغالطہ نمبر ۵ کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

"ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک اور رنگ بھی اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ کہ انجیل میں فارقلیط کی جو خبر دی گئی ہے اس سے اسمہ احمد کی پیشگوئی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فارقلیط سے احمد نام ثابت ہوتا ہے...... سو اس کا جواب یہ ہے کہ فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی ہے اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں لیکن ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ اگر فارقلیط کے معنے احمد کئے جائیں تو یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں نہیں ہوتی بلکہ ہمارے نزدیک بہرحال یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے اور جو لوگ فارقلیط کے معنی احمد کرکے اس پیشگوئی کا مصداق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بناتے ہیں تو وہ اپنا پہلو کمزور بناتے ہیں کیونکہ احمد ترجمہ لفظ پیرکلیوطاس کا کیا جاتا ہے حالانکہ موجودہ یونانی نسخوں میں لفظ پیریکلیطاس ہے...... غرض اسمہ احمد کے ساتھ فارقلیط والی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں۔"

جواب۔ میں ذیل میں فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دو اقوال درج

کرتا ہوں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احمد اور فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت علیہ السلام کے حق میں ہے +

(الف) اخبار الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۴ پر لکھا ہے۔

"جب مسیح نے پیشگوئی کی تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے کی کیونکہ وہ خود جمالی شان رکھتے تھے یہ وہی نام ہے جس کا ترجمہ فارقلیط ہے"

(ب) اخبار "الحکم" جلد ۵۔ نمبر ۴۱۔ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۔ کالم نمبر ۱ و ۲۔

"بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا کہ وہ کہتا ہے جب فارقلیط کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے تو قرآن شریف میں جو "مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد" والی پیشگوئی مسیح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے وہ انجیل میں کہاں ہے؟

فرمایا ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم انجیل میں سے یہ پیشگوئی نکالتے پھریں۔ وہ محرف مبدل ہو گئی ہے جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے وہ ہم مان لیں گے۔ فارقلیط کی پیشگوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالٰی نے فرقان رکھا ہے اور آپ صاحب الفرقان ہیں۔

اور پھر اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم میں لفظ لیط بھی آ گیا ہے جس کے معنے شیطان کے ہیں۔ بہرحال فارقلیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد ہے احمد کے معنے ہیں خدا تعالٰی کی بہت حمد کرنے والا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر خدا کی حمد کرنے والا اور کون ہوگا۔ کیونکہ حق اور باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہی حمد کر سکتا ہے جو حق و باطل میں فرق کرے۔ احمد ہی ہے جو شیطان کا حصہ دور کر کے خدا تعالٰی کی عظمت و جلال قائم کرنے والا ہو۔ پس آپ فارقلیط ٹھہرے اور دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ آپ احمد ہی ہیں گویا فارقلیط والی پیشگوئی احمد ہی کے حق میں ہے"

مغالطہ نمبر ۱۰ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۹ پر ہے۔

"من بعدی کے معنی" صرف بعدی نہیں بلکہ من بعدی کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بجز ظرف کے علاوہ اسم بھی ہے جیسے جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا میں فوق باوجود ظرف ہونے کے اسم واقع ہوا۔ اور بعد اسم ہونے کی صورت میں آنحضرت مراد ہوں گے اور اس صورت میں یأتی من بعدی اسمہ احمد کا یہ مطلب ہوگا کہ میں اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں کہ جو میرے بعد کا نہیں بلکہ میرے بعد آنے والے رسول سے ہوگا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہوگا"

جواب۔ اس قادیانی مولوی کی من گھڑت تفسیر کی تردید میں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک قول ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔ اخبار "الحکم" مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱ اور کتاب ملفوظات احمد یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۴۰ پر ہے۔

"حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیحؑ نے کیا۔ یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئیگا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا حضرت موسٰیؑ نے یہ الفاظ نہیں کہے بلکہ انہوں نے محمدؐ رسول اللہ والذین امنوا معہ اشداء میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنی زندگی کی طرف اشارہ کیا ہے جب بہت سے مومنین کی معیت ہوئی جنہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کئے حضرت موسٰیؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمدؐ بتلایا صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ حضرت موسٰیؑ خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور عیسٰیؑ نے آپ کا نام احمد بتلایا کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے"

حکمرانو! اسلام، پاکستان اور مسلم عوام تم سے انصاف چاہتے ہیں

محمد یوسف آسی ــــ نواں جنڈانوالہ

منکرین جہاد کا مسلح افواج میں شامل کرنا کونسے قانون کی کس دفعہ کے تحت ہے اور حقیقت سے آشنا ہو کر بھی ان کا مسلح افواج پر تسلط برقرار رکھنا عقلمندی کی کونسی دلیل ہے اگر اسلامی و ملکی قانون میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر افراد بھی مسلح افواج میں شامل ہو سکتے ہیں تو مرزائیت کے علاوہ کسی مذہب و قانون میں مذہبی و ملی تحفظ کی بقا کے لئے جہاد اور جنگ تا قیامت حرام قرار نہیں دیئے گئے لیکن مرزائیوں کے باطل مذہبی عقائد میں جہاد تا قیامت حرام قرار دیا گیا ہے۔ مرزا لعین کذاب خانہ خراب اور اس کی ذریت اپنے باطل و کفریہ عقائد کی بنا پر اجماع امت کے مستند فتووں سے مرتد لعین قرار پا چکی چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سربراہان مملکت مرتدوں پر شرعی سزا کہ مرتد واجب القتل ہے کو فوری طور پر نافذ کر دیتے مگر وہ اس عیاں حقیقت سے مسلسل پہلو تہی برتتے رہے شرعی سزا کے نفاذ پر نہ جانے کونسا امر مانع ہے لیکن قانون پاکستان میں ملکی و ملی مجرموں کو سزا دینے کے لئے قانونی دفعات تو موجود رہیں مگر غداریاں مجرموں کو بھی مجرم نہ گردانیں تو شکوہ کس سے کیجیئے ذرا سوچئے کی بات ہے کہ مرزائیوں کے مذہبی عقائد میں جہاد تا قیامت حرام ہو چکا تو وہ منکرین جہاد مسلح افواج میں کیوں شامل کئے گئے اور پھر ان کا یہی عقیدہ واضح ہو جانے پر بھی وہ ابھی تک مسلح افواج سے خارج کیوں نہیں کئے گئے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ منکرین جہاد کو مسلح افواج سے فوری خارج کر کے ان پر غداری کے مقدمات چلائے جائیں قارئین فرمائیں گے کہ ان کو مسلح افواج سے برطرف کرنا تو ٹھیک معلوم ہوا پھر مقدمات کس لئے چلائے جائیں تو نہایت ادب و احترام سے عرض کرتا ہوں کہ تاریخ عالم میں ہر ملک کے اندر مجرموں پر تحقیق کے لئے مقدمے چلا کر ہی سزائیں دی جاتی ہیں مسلح افواج کا کام ہے جہاد کرنا جبکہ مرزائی سرے سے ہی جہاد کے منکر ہیں تو پھر منکرین جہاد مسلح افواج میں شامل ہو کر بڑی بڑی تنخواہیں اور ہر قسم کی مراعات کس معاوضے میں لیتے رہے جب وہ جہاد کے مذہباً منکر ہیں ان سے پوچھا جائے کہ تم نے مسلح افواج میں شامل ہو کر کیا کارنامے انجام دیئے اگر وہ کہیں کہ ہم جہاد کرتے رہے تو ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے مذہب میں جہاد تا قیامت حرام ہے اور تم نے جہاد تا قیامت

بزم ختم نبوت

حرام ہونے کے اپنے مذہبی عقیدے سے کب برأت کا اعلان کیا اگر وہ پھر بھی یہ کہیں کہ ہم نے بوقت حلف برداری جہاد کرنے کا اقرار کیا لیکن مرزائیت کے پیروکار رہتے ہوئے بھی مرزائی مذہب کے غدار ٹھہرے اور جو اپنے مذہب کا غدار ہو وہ ہمارے ملک کا کب وفادار ثابت ہو سکتا ہے جبکہ اسلام کسی مرتد لعین کے کسی قول و قرار پر اعتماد نہیں رکھتا جب تک کہ وہ ارتداد سے صدق دل تائب ہو کر حقیقت کو نہ اپنائے لہٰذا مرزائی ذریت جو طرفہ عیاری کا بھانڈہ پھوٹنے سے عریاں مجرم ہے اس لئے ان کو مسلح افواج سے فوری طور پر برطرف کر کے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے پوچھا جائے کہ اگر تم مجرم نہیں تو وادی کشمیر کی آزادی کی راہ میں روڑے کیوں اٹکائے اگر تم مجرم نہیں تو بانی پاکستان جناب قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ پڑھنے سے سر عام توہین آمیز لفظوں میں انکار کیوں کیا گیا اگر تم مجرم نہیں تو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان کی شہادت میں تمہارے خفیہ ہاتھ کیوں ملوث ہوئے اور قاتل کو کئی روز پناہ دے کر خفیہ طریقے سے کیوں فرار کیا گیا اگر تم مجرم نہیں تو اکھنڈ بھارت کے ناپاک سپنے کیوں دیکھے اگر تم مجرم نہیں تو مسلم پڑوسی ملک افغانستان کے ساتھ غلط خارجہ پالیسی کیوں اپنائے رکھی اگر تم مجرم نہیں تو ۱۹۶۵ء بھارت و پاکستان کے

محترمہ بے نظیر بھٹو کا ایک اور بے نظیر کارنامہ

مولانا نور الحق نور پشاور

فرحت اللہ بابر جس کا تعلق پشاور کے قریب موضع سیرپائی سے ہے۔ کو وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کا پریس سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا عہدہ وزیر اعظم کے مشیر کے برابر ہوگا۔ اور یہ شخص بے نظیر بھٹو کے لئے تقریر تیار کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دے گا۔ اس کو وزیر اعظم بے نظیر کا بے نظیر کارنامہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی زندیق کے پیروکار فرحت اللہ بابر غیر مسلم کو ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ بھٹو شہید کے دور حکومت میں ۱۹۷۴ء میں جس گروہ کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغی قرار دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس کی لاڈلی کے دور اقتدار میں اس غیر مسلم اقلیت پر نوازشات بھٹو مرحوم کی روح سے ایک کھلا مذاق ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مرزائیت نوازی کا انجام کیا ہوگا۔ مرزائیت نوازوں کا انجام بد پاکستان کا ایک سیاہ باب بن چکا ہے۔

ساتھ جنگ کے دوران جبکہ تمام ملک تاقونی بلیک آؤٹ کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تمہارا بین الاقوامی سازشی اڈا ربوہ روشنیوں سے کیوں جگمگا رہا تھا حتیٰ کہ ایک بااصول گورنر صاحب کے حکم پر بجلی کی جبراً لائن کاٹنی پڑی اگر تم مجرم نہیں تو میرے غیور بھائیوں نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلباء پر ربوہ کی ناصبہ زمین پر گھناؤنا وحشیانہ تشدد کیوں کیا گیا اگر تم مجرم نہیں تو مسلمانوں کو خنزیر خنجریوں کی اولاد مسلم پاکدامن عورتوں کو جنگلی کتیاں ان کی معصوم اولاد کو ولد الزنا کہتے کیوں نہ شرمائے۔ اگر تم مجرم نہیں تو خادم الحرمین شریفین جناب شاہ فیصل شہید کی شہادت پر جب پورا عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا تم بہشتیوں نے خوشیاں کیوں منائیں اگر تم مجرم نہیں تو سابق وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی موت پر تم نے خوشی بھر بھر کر مٹھائیاں کیوں تقسیم کیں ایک دوسرے کے ساتھ گلوں سے لپٹ لپٹ کر مبارکبادیں کیوں دیں اگر تم مجرم نہیں تو نام پاک دل ناپاک مرزا ناصر کو خفیہ چور دروازے سے لندن فرار کیوں کیا اگر وہ مجرم نہ تھا تو چوروں کی طرح کیوں بھاگا اگر وہ پاکستان کا وفادار تھا تو پاکستان ٹوٹنے کی بددعائیں کیوں کرتا رہا میرے وطن عزیز پاکستان کو ملعون کیوں کہتا ہے اس نمک حرام کمبخت کو یہ بھی خبر نہیں کہ وطن عزیز ہمیں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اللہ کریم نے ہم کو مرحمت فرمایا اس بے شعور کو یہ بھی پتہ نہیں کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازلی دشمنوں کی بددعائیں الٹا کر انہی کے بدبخت سیاہ چہروں پر مار دی جاتی ہیں اگر مرزائی مجرم نہیں تو صدر پاکستان و چیف آف دی آرمی اسٹاف جناب جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت پر مرزا طاہر نے مٹھائیاں کیوں تقسیم کیں بھنگڑے کیوں ڈالے چراغاں کیوں کئے اگر مرزائی مجرم نہیں تو امت مسلمہ و ممالک اسلامیہ کے عریاں دشمن اسرائیل سے مرزائیوں کے گہرے روابط کیوں ہیں مرزائی پورے عالم کے اخبارات میں اسرائیلی ایجنٹ کیوں مشہور ہیں سچ ہے حقیقت وہ نور ہے جو بے نور آنکھوں والوں کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے شرعی عدالتیں قانونی عدالتیں بیدار ضمیروں کی نفیس عدالتیں مرزائیوں کو کئی بار مجرم ثابت کر چکی ہیں اب ارباب اختیار وقت کا کام ہے کہ وہ عیاں مجرموں کو سزاؤں کے صدمے دیں یا خوشامد کے تحفے دیں لیکن انصاف کا اخلاق و معصومیت اشکبار ہو کر پوچھتے ہیں کہ قانون عالم میں مجرم تنخواہوں کے مستحق ہیں یا سزاؤں کے عقل و شعور ہاتھ جوڑ کر پوچھتے ہیں کہ خونخوار درندوں کو مجمع انسانیت میں چھوڑا جاتا ہے یا مقفل پنجروں میں ڈالا جاتا ہے لوکرا جتی ہے کہ غداروں پر مقفل آہنی پنجروں میں بھی کڑی نگاہ رکھنی چاہیے یا مسلح افواج میں شامل رکھ کر ملکی امور کا کارزار بنانا چاہیے پاکستان کی مظلومیت پوچھتی ہے میرے چمن پر جھپٹنے کیلئے خونخوار اسیر اپنی تباہی نسلوں میں گیدڑ سے مار دوائی چھوڑ گئے ہیں جو کہ سالانہ خوراک میں دس لاکھ رہتے مگر میرے وجود کے سبب تم نے اور تمہارے آنے والی نسلوں نے آزاد رہنا ہے میرے وجود کے دشمن خونخوار جراثیموں کے لئے کوئی بندوبست نہیں کرتے جس محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دنیا نے کو وجود ملا جس کی محبوب اداؤں کی پیروی میں ہی کائنات کے قیام کا راز ہے اس کی حرمت و تقدس برقرار رکھنے میں تم مذہب کے پاسبان کیوں نہیں بنتے مسلمان ہو کر مذہب کی پاسداری کا دعویٰ کرو

تربت مکران میں ذکریوں کی طرف سے شعائر اللہ کا مذاق

فضل الرحمٰن فاروقی مبلغ ختم نبوت

تاریخ میں پہلی بار ذکریوں نے اس سال رمضان شریف میں یہ جرأت کی تھی کہ اپنے کوہ مراد سے گاڑیوں سمیت تربت بازار میں آکر اعلان کرتے تھے کہ چلو چلو حج کوہ مراد چلو اور سرعام رمضان کے دنوں میں خوب کھاتے پیتے تھے صوبہ بلوچستان کی حکومت شاید اپنے آپ کو مستحکم سمجھتی ہے مگر ذکریوں نے زندگی میں پہلی بار موجودہ حکومت کے دور میں جتنی توہین شعائر اللہ اور رمضان شریف اور دین اسلام و ختم نبوت کی کی ہے شاید اس سے قبل کبھی ایسا نہیں ہوا داخلی انتظامیہ اور پولیس بت بنے کھڑی رہی ذکریوں کی اس جرأت اور صوبائی حکومت کی بے بسی کا مکران ڈویژن میں زبردست احتجاج کیا اور قراردادیں پاس کیں اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ نقلی حج کوہ مراد پر پابندی عائد کی جائے ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ورنہ مسلمان کسی بھی صورت میں توہین شعائر اللہ برداشت نہیں کریں گے

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی

○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۶۹۹

اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸
موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷

○ غرباء، طلباء، وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

کھاریاں کے نواحی چک میں

20 قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

منڈی بہاؤالدین میں زبردست خیر مقدم

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) کھاریاں کے نواحی گاؤں چک نمبر ۳۷ کے ۲۰ قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھوریہ کے صدر میاں محمد امیر صاحب کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے ان افراد میں خادم حسین، فضل داد، نظر حسین، خالد حسین، جمال دین، عبدالرحمٰن معہ اہل وعیال، محمد خان معہ اہل وعیال، محمد اسلم کی اہلیہ، مبشر احمد اور غلام احمد کی بیٹیاں شامل ہیں۔ تمام افراد نے اپنے سابقہ گناہوں پر شرمندگی کا اظہار کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت پر لعنت بھیجی اور کہا کہ اسلام قبول کرنے سے ہمیں جو مسرت حاصل ہوئی ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ یاد رہے۔ کہ ان کے مسلمان ہونے سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ مجھوٹا ہے۔ اور واجب القتل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ورکرز عمل کے صدر الحاج خواجہ رشید ایم۔ سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ، خان اکرام اللہ خان، محمد صادق حسین، ملک محمد اشتیاق، ملک سرفراز طاہر، الحاج جاوید اقبال چغتائی، نے نومسلموں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ان لوگوں نے مسلمان ہو کر اپنی عاقبت سنوار لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت دے ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر صفدر عباس باجوہ نے نومسلموں کو مبارکباد دی ہے۔ اور کہا ہے کہ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہمارا علاقہ مرزائیت سے پاک ہو جائے گا۔

عربی ٹیچر پر قاتلانہ حملہ

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) موضع ملک چین بائی سکول میں صدیق قادیانی ٹیچر کے ایما پر ریاض، افتی، محمد خان نے سکول کے اوقات کار میں چار دیواری پھلانگ کر عربی ٹیچر مولانا احمد علی پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مولانا احمد علی شدید زخمی ہو گئے۔ جناب محمد عبدالجلیل علی اصغر سبحانی مہتمم جمعیت علماء پاکستان ضلع گجرات، مولانا صاحبزادہ خالد محمود، مولانا محمد اعظم، مولانا محمد یونس، مولانا عصمت اللہ، مولانا شعیب، مولانا منظور احمد، شیخ شبیر نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

قادیانیوں کی بد معاشی ہوئی غنڈہ گردی ختم کی جائے۔

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) انجمن طلباء اسلام ضلع گجرات کے جنرل سیکرٹری محمد اشرف طاہر نے اپنے ایک وضاحتی بیان میں کہا کہ دن بدن قادیانی غنڈہ گردی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور آئے روز مسلمانوں پر قاتلانہ حملے ان کا معمول بنتے جا رہے ہیں چند دن قبل گورنمنٹ ہائی ملک چین میں عربی معلم احمد علی پر قادیانیوں کا قاتلانہ حملہ اس کا ثبوت ہے۔ مذکورہ سکول میں ایک قادیانی ٹیچر نے مسلمانوں کے خلاف باقاعدہ پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ اور اس کو قادیانیوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ حملے کے بعد پولیس انتظامیہ نے سرد مہری کا ثبوت دیا۔ اور ابھی تک مکمل گرفتاری عمل میں نہیں آسکی۔ انہوں نے کہا کہ اگر قاتلانہ حملے میں ملوث تمام ملزمان کو گرفتار نہ کیا گیا۔ تو انجمن طلباء اسلام بھرپور تحریک چلائے گی۔ انہوں نے ضلع کے تمام مکتب فکر سے اپیل کی کہ وہ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے اس قاتلانہ حملے کا نوٹس لیں۔

اسلامی ممالک میں ڈاکٹر عبدالسلام کے داخلے پر پابندی لگائی جائے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے جدہ میں اسلامی ممالک کے مذہبی امور کے وزراء کی کانفرنس میں مسلم امّہ کے مسائل کے حل کے لئے نو ارکان پر مشتمل ایگزیکٹو کونسل کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کونسل کے چیئرمین سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانی فتنہ کے خاتمہ کے لئے بقیہ اسلامی ممالک میں قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے داخلہ پر پابندی لگائی جائے۔ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ کو کونسل کے مسائل کی فہرست میں شامل کرنے ایک مستحسن اقدام کیا گیا ہے۔ کیونکہ قادیانی یا لاہوری گروپ کو پاکستان اور کئی دوسرے مسلم ممالک میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ اور پاکستان میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر زیر دفعہ ۲۹۸۔ ب اور ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان پابندیاں عائد کی جا چکی ہیں جس کی وجہ سے قادیانی جماعت کے لیڈر مرزا طاہر احمد بھاگ کر لندن جا چکے ہیں اور دھڑا دھڑ قادیانی ملک چھوڑ کر باہر جا رہے ہیں۔ اور دیہات میں قادیانی تائب ہو کر اسلام قبول کر رہے ہیں۔

مولانا تاج الدین بسمل صاحب کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے

اٹک بارود (نامہ نگار) مولانا تاج الدین بسمل کی شہادت ایک ایسا المناک سانحہ ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ مولانا مرحوم ایک اچھے صحافی اور کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اور حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پرانے ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ پنڈی پریس کلب کے صدر بھی تھے۔ ہر دفعہ پریس کلب پنڈی دان کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوتے تھے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے راہنماؤں نے ایک اجلاس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لادین دشمن اور ملک دشمن قوتیں ملک کو کمزور کرنے کی سازشیں کر رہی ہیں تاکہ یہ ملک بدامنی کا شکار رہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا تاج الدین بسمل کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

حکومت قادیانیوں کی پشت پناہی چھوڑ دے۔ احسان دانش کے

اٹک (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا احسان دانش نے ملک کے داخلہ اور خارجہ کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی تقرری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کی پشت پناہی ترک نہ کی۔ تو ختم نبوت کے پروانے ملک میں احتجاجی تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا احسان دانش نے کہا کہ ایک جانب حکومت اپوزیشن کے ہمراہ کٹھ پتلی بنا رہی ہے۔ جو قادیانیوں کے بدلے میں سفارشات پیش کرے گی۔ اور دوسری جانب اقوام متحدہ اور اندرون ملک سندھ کے چیف سیکرٹری کے عہدوں پر قادیانیوں کو نامزد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ناعاقبت سازش سے باز نہ آئی۔ تو خود حکومت کے خلاف تحریک چلے گی۔ اس موقع پر پنجاب کے جنرل سیکرٹری محمد الاسلام فیصل نے کہا کہ مجلس نے جس وقت بھی تیسری اور آخری تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔ تو ختم نبوت یوتھ فورس ان شاء اللہ اس تحریک کا آغاز اٹک سے کرے گی۔

قادیانی سالمیت پاکستان کے خلاف کاروائیاں کر رہے ہیں۔

اٹک (نامہ نگار) اٹک کے معروف عالم دین مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نے کہا ہے کہ قادیانی سالمیت پاکستان کے خلاف کاروائیاں کر رہے ہیں۔ اور پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کی خواہشات کی تکمیل کے لئے اکھنڈ بھارت کی سازش میں مصروف ہیں۔ ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقدہ ال پریس کلب میں ا تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کر رہی ہے۔ جو پاکستان کے مسلمانوں کیلئے اب ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکیں نہیں بھولنی چاہئیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قادیانیت کے آخری دن آگئے ہیں۔ قادیانی فتنہ کے خاتمہ کے لئے نوجوان کے ساتھ علماء کرام بھی میدان عمل میں آنے کو تیار ہیں۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا احسان دانش نے کہا کہ پاکستان میں جعلی نبوت کا سکہ اب چلنے نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کی غفلت کو بے غیرتی پر محمول نہ کیا جائے۔ مولانا عبدالرحمن ہزاروی نے کہا کہ قادیانی فتنہ کو پاکستان اور دنیا بھر سے نیست و نابود کرنے کے لئے ہمیں فروعی اختلافات ختم کرنا ہوں گے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نو منتخب صدر محمد علی نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر مرتد کی شرعی سزا کا نفاذ کرے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن ایک غیر سیاسی طلبہ تنظیم ہے۔ جو صرف ختم نبوت کے کاز کے لئے مصروف عمل ہے۔ اور نوجوانوں اور طالبعلموں کو اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کیساتھ فیڈریشن سے بھی تعاون کرنا چاہئے۔

اٹک میں ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام۔

دفتر ختم نبوت یوتھ فورس اٹک میں گورنمنٹ کالج اٹک کے طلباء کا ایک اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل محمد نور الاسلام فیصل نے کی۔ اجلاس میں شہر بھر بالخصوص ملک میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی شر انگیزیوں کا سختی سے نوٹس لیا گیا۔ بعد میں ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جو ختم نبوت یوتھ فورس کی زیر سرپرستی فتنہ قادیانیت کا محاسبہ کرے گی۔ مندرجہ ذیل سٹوڈنٹس کو عہدیدار مقرر کیا گیا۔ صدر محمد علی فرید تو آر گورنمنٹ کالج اٹک نائب صدر کامران اختر، جوائنٹ سیکرٹری ممتاز حسین جنرل سیکرٹری لیاقت فاروقی اور بعد میں نو منتخب صدر محمد علی نے اعلان کیا۔ کہ ہم اس وقت تک میدان عمل میں رہیں گے جب تک ایک بھی گستاخ رسول اس دنیا میں موجود ہے

کرنل غلام سرور چیمہ کو الگ کیا جائے

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل وزیر آباد کے کنوینر ذو الفقار احمد نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وفاقی وزیر دفاع ریٹائرڈ کرنل غلام سرور چیمہ نے مبینہ طور پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں نے پیپلز ورکس پروگرام کا ضلع گوجرانوالہ کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کے لئے کسی ایماندار مسلمان کی بہت تلاش کی۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں مجھے کوئی بھی اعتماد کا ساتھی نہ ملا کرنل صاحب نے کہا کہ اگر مجھے ایماندار، دیانتدار مخلص ساتھی ملا ہے تو وہ بھی مسلمانوں میں سے نہیں بلکہ غیر مسلموں میں سے ہے۔ جس کا مذہب قادیانی ہے۔ جس کو میں نے ضلع گوجرانوالہ کا پیپلز ورکس پروگرام کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے پیپلز پارٹی

باقی ص ۴۳ پر

اہل سنت کا ترجمان
دفاع صحابہؓ کا علمبردار
ماہنامہ
مناقب بھکر
حضرت شیخ طریقت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی سرپرستی
اور
مولانا محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ دار الہدیٰ بھکر کی ادارت میں
اکتوبر ۱۹۸۶ء سے ہر مہینے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے
مناقب کا ہر شمارہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے سبق آموز حالات و پاکیزہ تعلیمات اور مذہب اہل سنت کے دلائل کا قیمتی ذخیرہ ہوتا ہے۔ اہل سنت کے خلاف ملکی و عالمی سطح پر ہونے والی سازشوں کو بے نقاب کیا جاتا ہے اور آئے دن پیش آنے والے مسائل میں اہل سنت کی بھرپور ترجمانی کی جاتی ہے۔
حضرت امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدلل اور لاجواب مضامین النجم لکھنؤ کی ساٹھ سالہ پرانی نایاب فائلوں سے مناقب کے صفحات میں منتقل کئے جاتے ہیں۔
سالانہ چندہ/۴۰ روپے قیمت فی پرچہ/۴ روپے
ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ
ناظم ماہنامہ مناقب بھکر (پاکستان)
فون: ۸۸۶-۸۷۶

گوجرانوالہ کی ڈائری

ختم نبوت رپورٹ

پیپلز پروگرام کے قادیانی ایڈمنسٹریٹر اور کرنل غلام سرور کو برطرف کیا جائے۔

ضلع گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کے ایڈمنسٹریٹر ریٹائرڈ کرنل عزیز الملک کی تقرری کے خلاف مسلمانوں میں زبردست اضطراب پایا جاتا ہے۔ اس معاملہ میں گزشتہ جمعہ کو ضلع بھر میں علمائے کرام اور خطباء نے پیپلز پارٹی کی صوبائی قیادت اور مقامی قیادت کو واضح کر دیا تھا۔ ہم سیاست سے کوئی غرض نہیں رکھتے اور نہ پیپلز پروگرام کے بارے میں مداخلت کرنا پسند کرتے ہیں، لیکن یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ہم قوم کی رقوم کو ایک قادیانی کی زیر نگرانی برداشت نہیں کریں گے۔ نیز چونکہ مرزائیت کا تعاقب عالمی مجلس ختم نبوت کی بنیاد ہے، اس لئے پیپلز پارٹی [illegible] کسی مسلمان شخص کو اس کام کے لئے مقرر کرے۔ اسی بارے پورے ضلع میں قرارداد مذمت بھی پاس کی گئی تھی۔ خیال تھا کہ پیپلز پارٹی کی مقامی قیادت اور صوبائی قیادت اس معقول اور جائز مطالبے پر ہمدردانہ غور کرے گی۔ اس معاملہ کو کسی پہلو سے ایسے جواز نہ ملے جسے بہانہ بنا کر کوئی شخص سیاسی فائدہ حاصل کر سکے۔ جب کہ پیپلز پارٹی کے سابق ایم پی اے اسماعیل ضیاء جو پارٹی کے پرانے ورکر رہے ہیں، ان کے نام پر قرعہ نکلا تھا۔ پھر ایکا ایکی اس فیصلہ میں تبدیلی کیوں آگئی۔ واقعات کے مطابق وزیر دفاع ریٹائرڈ کرنل غلام سرور چیمہ نے کرنل عزیز الملک سے دفاع میں ہم کام رہے ہیں ان کا کہنا ہے۔ ہم بہرصورت موجودہ ایڈمنسٹریٹر کو برقرار رکھیں گے۔

گزشتہ دنوں گوجرانوالہ میں پیپلز پروگرام کے بارے میں اجلاس تھا۔ مگر احتجاج کے پیش نظر یہ اجلاس واپس لیا گیا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز جمعہ ۵ بجے کی مسجد سے جلوس نکالا گیا۔ مظاہرین نے بینر اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر ریٹائرڈ کرنل عزیز الملک قادیانی کو برطرف کیا جائے۔ مرزائی نواز وزیر دفاع ریٹائرڈ غلام سرور چیمہ کو برطرف کیا جائے۔ مرزائیوں کا جو یار ہے۔ وہ قوم کا غدار ہے۔ قادیانی ایڈمنسٹریٹر مردہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ بعد نماز عصر جلوس میں مقررین سے جن میں مولانا خالد حسن مجددی، ڈاکٹر غلام محمد، حافظ محمد صادق اور غلام نبی نے [illegible] ختم نبوت حضور کریم کی چادر نبوت کے تحفظ کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ ہمیں پیپلز ورکس پروگرام سے کوئی غرض نہیں ہے۔ ہمارا مطالبہ صرف اور صرف یہی ہے کہ ہم کسی طور پر قادیانی ایڈمنسٹریٹر کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور اس کے لئے ہمیں پورے ضلع میں تحریک چلانی پڑی تو بھی گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس ٹولے نے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کے جد امجد کی قبر پاکستان کی بجائے کہ جب (نعوذ باللہ) پاکستان ختم ہو جائے تو مجھے قادیان میں دفن کیا جائے۔

مقررین نے وفاقی وزیر دفاع پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ وزیر دفاع کا کہنا ہے کہ کرنل عزیز الملک کو ہر صورت برقرار رکھوں گا، ہم ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ کراچی تا خیبر کسی حساس عہدے پر کسی قادیانی کو برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کا دور اور یاد دلایا کہ آخر موجودہ وزیر اعظم کے والد مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ مظاہرین جی ٹی روڈ پر نعرے لگاتے ہوئے سیالکوٹی گیٹ پر پہنچے جہاں مقررین نے انہیں پرامن رہنے پر زور دیا۔ اور کہا کہ توڑ پھوڑ ہمارا مقصد نہیں ہے۔ اس لئے نوجوان اپنے جذبات قابو میں رکھیں۔ سیالکوٹی دروازے پر تقریباً آدھ گھنٹہ ٹریفک بند رہی۔

انسانیت کی اصل قدر و قیمت اس کے اخلاق و کردار سے ہے، دنیاوی جاہ و جلال سے نہیں

مولانا محمد اسحاق مدنی

دبی (پ ر) انسان کی اصل قدر و قیمت اس کے کردار سے ہے، نہ کہ دنیاوی مال و منال اور جاہ و جلال سے، اور اخلاق و کردار بھی وہ معتبر ہے جو پکے ایمان اور صحیح عقیدے سے پھوٹتا ہو۔ آدمی اپنی دنیا میں بھی مقرب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اس لئے اخلاق و کردار سازی کی ضرورت سب سے بڑھ کر ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت اہلسنت الجماعت متحدہ عرب امارات کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحاق [illegible] مدنی نے [illegible] اسلامیہ سکول دبی میں ایک خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس میں آپ نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ مولانا نے مزید کہا کہ عقیدہ و ایمان اور اخلاق و کردار کی قدر و اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے ۲۳ سالوں میں سے تیرہ سال کی محنت اسی پر مرکوز رکھی۔ اور مکی دور کی ساری کوشش اسی جانب رہی۔ کیونکہ جب انسان کا عقیدہ صحیح ہو جائے۔ اور ایمان کے نور سے سینہ منور ہو جائے۔ تو اس کو باقی سارے کام کرنے آسان ہو جاتے ہیں۔ ورنہ اصلاح کی ساری کوششیں رائیگاں جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں نشر و اشاعت کے بے شمار وسائل اور تعلیم و تربیت کی نئی نئی کوششوں کے باوجود اصلاح کی بجائے فساد اور بگاڑ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور دنیا کی صحیح معنوں میں اصلاح اس وقت نہیں ہو سکتی جب تک کہ [illegible] بنیادی نکتہ پر توجہ مرکوز نہ کی جائے۔ اور ایمان و عقیدہ اور اخلاق و کردار کو مرکزی اور بنیادی اہمیت نہ دی جائے۔ اس لئے تعلیم و تربیت کے ادارے مختلف مدارس اور سکولوں کی اس بات کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ نئی پود کی اصلاح پر آنے والے وقت کی اصلاح موقوف ہے۔ اس لئے سکولوں اور مدارس کے ذمہ دار حضرات کو اس جانب خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ:- غلام سرور چیمہ

کے رکن وزیر دفاع غلام سرور چیمہ کی طرف سے گوجرانوالہ کے مسلمانوں کے استحقاق کو مجروح کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر دفاع کرنل غلام سرور چیمہ اور پیپلز ورکس پروگرام کے ایڈمنسٹریٹر مذکور قادیانی کو برطرف کر کے مسلمانوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ اور قادیانی نواز لیڈروں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ تاکہ ملک میں امن و امان برقرار رہے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ذوالفقار احمد باقر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام غیر مسلم کے خلاف خود کو مسلمان کہنے اور لکھنے پر اور [illegible] کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمہ چلایا جائے۔

بقیہ :- بزم

ج :- مرزا غلام سکھ حکومت کے آخری عہد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں گورداسپور کی بستی قادیان میں مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر پیدا ہوا۔ دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ والدہ کا نام چراغ بی بی تھا ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی فضل الٰہی اور گل علی سے کچھ کتابیں پڑھیں (کتاب البریہ) تعلیم سے فراغت کے بعد سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازمت کرلی۔ ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۸ء تک چار سال اس ملازمت میں رہا۔ (سیرت المہدی ص ۱۴۳ حصہ اول)

س :- مرزا آنجہانی کے خاندانی حالات کیا تھے؟

ج :- مرزا کا خاندان انگریز گورنمنٹ کا منظور نظر تھا مسلمانوں کے خلاف ہر مشکل وقت میں اس خاندان نے انگریز سرکار سے تعاون کرکے خوشنودی کے سرٹیفکیٹ در پردہ خوشنودی حاصل کئے۔

س :- مرزا قادیانی کے وقت ہندوستان کے کیا حالات تھے؟

ج :- انیسویں صدی عیسوی اس لحاظ سے امتیاز رکھتی ہے کہ اسلامی ممالک میں بے چینی اور اندرونی کشمکش اپنے شباب کو پہنچ چکی تھی۔ ہندوستان اس بے چینی و کشمکش کا شکار تھا مسلمانوں کی سیاست کی بساط الٹ چکی تھی ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں نے برصغیر پر مکمل طور پر تسلط جما لیا تھا انگریزوں کو اپنے مقاصد پورا کرنے کے لئے ایسے ایجنٹوں کی ضرورت تھی جو ان کی ہر طرح کی مدد کرسکیں چنانچہ مرزا قادیانی نے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔

س :- مرزا قادیانی کے دعوے کیا ہیں؟

ج :- مرزا نے اس سلسلے میں تدریجی چال چلی شروع میں عوام کو پھنسانے کے لئے ہلکے پھلکے دعوے کئے آخر میں نعوذ باللہ "محمد ثانی" ہونے کا دعویٰ کردیا۔

س :- اس کا انجام کیا ہوا؟

ج :- آنجہانی قادیانی کو خدا نے خوب ذلیل کیا تمام زندگی سخت پریشانی میں گزری روزانہ اس کو سو سو دفعہ پیشاب آتا تھا ذیابیطس، تشنج، ہسٹریا، مالیخولیا اور دوران جیسے موذی مرض اس کو لاحق تھے اور سخت وبائی ہیضے سے مرا کہ مرتے وقت دونوں راستے جاری تھے منہ سے بھی پاخانہ نکل رہا تھا۔

س :- آج کل اس کے ماننے والوں کا کیا حال ہے؟

ج :- پاکستان سے ان کا سربراہ مرزا طاہر بھاگ گیا ہے سو سال ہونے کے قریب ہے مگر قادیانی لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور ہر جگہ ان کو ذلت کی زندگی سے دیکھا جاتا ہے قادیانی لفظ مسلمانوں کے نزدیک گالی بن چکا ہے۔

س :- قادیانیوں کو کیا کرنا چاہیے؟

ج :- سب قادیانی فوری طور پر توبہ کرلیں اور مرزا لعین پر دو حرفی لعنت بھیج کر دامن مصطفیٰ ﷺ میں پناہ لیں بصورت دیگر خدا کی طرف سے تجویز کردہ سزا کے لئے تیار ہو جائیں۔

بقیہ :- قرآن اصطلاحی معلومات

(ع)	۹۲۲۰
(غ)	۲۲۰۸
(ف)	۸۴۹۹
(ق)	۶۸۱۳
(ک)	۹۵۰۰
(ل)	۱۴۳۲
(م)	۳۶۵۳۵
(ن)	۴۰۱۹۰
(و)	۲۵۵۳۶
(ہ)	۱۹۰۷۰
(لا)	۳۷۲۰
(ی)	۴۵۹۱۹

اقسام آیات

آیات وعدہ	۱۰۰۰
" وعید	"
" نہی	"
" امر	"
" مثال	"
" قصص	"
" تمثیل	۲۵۰
" تحریم	"
" تسبیح	۱۰۰
" متفرق	۶۶

کل حرکات (اعراب)

زبر	ـَ	۵۳۲۲۳
زیر	ـِ	۳۹۵۸۲
پیش	ـُ	۸۸۰۴
مدات	ـٓ	۱۷۷۱
شد	ـّ	۱۲۷۴
نقاط	نقطے	۱۰۵۶۸۴

سجدۂ تلاوت

متفق مقامات ـــ ۱۴ مقام
اختلاف ـــ ۱۰ مقام

چلو ذرا اس کوچے کی طرف چلتے ہیں جہاں ہم سب کی منزل ہے یہ شہر خموشاں ہے یہ شکستہ حال قبریں جو اپنے اندر انمول ہیرے چھپائے ہوئے ہیں یہاں کتنا سناٹا ہے اتنے بے شمار انسان یہاں موجود ہیں مگر کس قدر خموشی ہے یہاں بادشاہ بھی ہیں فقیر بھی، امیر بھی ہیں اور غریب بھی یہاں ایسے شخص بھی موجود ہیں جو اپنی زیست کے قیمتی وقت کو قہقہاؤں میں مار کر ضائع کرتے تھے اب کسی کو گردو پیش کی خبر نہیں کسی کو گرمی اور سردی کا احساس نہیں آندھیاں چلیں، طوفان آئیں یہ ماحول کی ہر تبدیلی سے بے نیاز ہیں یہ دیکھو یہ ایک شہنشاہ کی قبر ہے جو اپنی ساری زندگی اشرفیوں سے کھیلتا

باقی صفحہ ۲۷ پر

تعارف و تبصرہ — ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور

بہت خوبصورت دیدہ زیب ماہنامہ ابھی چند ماہ قبل لاہور سے مطلع صحافت پر پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے۔ جو تحریک خدام اہلسنت پاکستان کا ترجمان ہے۔ اور جسے پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین خان صاحب خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کی سرپرستی حاصل ہے۔ اداریہ بھی حضرت قاضی صاحب مدظلہٗ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت نے مختلف موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے۔ پہلے شمارہ میں رسالہ کے اغراض اور پروگرام پر روشنی ڈالی ہے۔

جیسا کہ رسالہ کے نام سے ظاہر ہے یہ مبارک رسالہ دفاع صحابہؓ کرام رضوان اللہ اجمعین کا علم لیکر نکلا ہے۔ مختلف فرقوں، جتھوں، جماعتوں اور نام نہاد مذہبی سکالروں کی طرف سے صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات خلفاء راشدین پر جو زبان طعن دراز کی جا رہی ہے۔ ان کا دلائل و براہین سے رد کرنا اس رسالہ کے فرائض میں شامل ہے۔

اس رسالہ کا مطلع صحافت پر نمودار ہونا دینی صحافت میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ رسالہ جس کا نام بھی مبارک اور کام بھی مبارک ہے۔ اس عظیم محاذ پر جرأت کے ساتھ سرگرم عمل رہے گا۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

رسالہ کا سالانہ بدل اشتراک /50 روپے ہے۔ اور ہر ایک شمارہ 5 روپے ہے۔ خط و کتابت اور رقوم ارسال کرنے کا پتہ یہ ہے۔

دفتر ماہنامہ حق چار یارؓ میر زبا زار فیلا رود اچھرہ لاہور

بقیہ: قبر مسیح

ب مغربی جرمنی کی تحقیقاتی ٹیم جو سرینگر میں طویل مدت تک تحقیق و تفتیش کرتی رہی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ سرینگر کے محلہ خانیار میں جس قبر کو حضرت عیسٰیؑ کی قبر قرار دیا گیا ہے وہ کسی اور کی قبر ہے کیونکہ اس دعوٰی کے حق میں کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ (جنگ لاہور ۲۰ جون ۱۹۸۴ء)

انڈیا حکومت اور مغربی جرمنی کے ماہرین نے یہ تردید پوری تحقیق کے بعد کی ہے۔ قادیانی حضرات کو چاہیے کہ وہ اب تو سو سالہ جھوٹ سے توبہ کر لیں۔

بقیہ: منزل

دیا ہوں مرجھا گئے اس کے حضور آتے تھے اب دیکھو کیسا بے بس ہو کر مٹی تلے دھنسا ہوا ہے یہ دیکھو! یہ ایک سپہ سالار کی قبر ہے یہ میدان جنگ میں بڑی سے بڑی طاقت کو دبوچ کر زیر کر لیتا تھا مگر جب موت نے خود اس کو دبوچ کر زیر کیا تو یہ چیخ بھی نہ سکا یہ دیکھو! یہ بڑا امیر آدمی تھا اس نے لاکھوں روپے کمائے دھن دولت ہی کمایا اس کی تجوریاں خزانے ان کو کنجیاں تھیں۔ کاریں کوٹھیاں نوکر تھے چاکر تھے اور اب اس کی قبر کا عبرتناک حشر دیکھو جہاں کی مٹی پر بے شمار زہریلے کیڑے اپنا رزق ڈھونڈتے ہیں یہ کوچہ بڑا مصروف سا ہے اور یہاں کی آبادی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یہاں بڑے پر سکون مکان نظر آتے ہیں جن کے مکینوں کو بھی کھانے پینے اوڑھنے کا غم نہیں ہوتا ہر مکان پر مکیں کے نام کا کتبہ بھی موجود ہے انہیں مکانوں کے وسط میں کھڑا سوچ رہا ہوں کہ کبھی میرا مکان بھی یہیں کہیں بنے گا میرے مکان کے پاس میرے نام کی تختی لگے گی میرے مکان کے بننے سے لوگ کتنے خوش ہوں گے وہ مجھے کاندھوں پر اٹھا کر یہاں لاتے ہیں گے اور میری لحد کو رنگ برنگے پھولوں سے سجا دیں گے کوئی مرنے والوں کا حال نہیں جانتا جب ایک بار اس مکان کا دروازہ بند ہو جاتا ہے تو پھر ..... کبھی نہیں کھلتا۔

منزل کی جستجو میں کیوں پھر رہا ہے راہی
اتنا عظیم ہو جا کہ منزل تجھے پکارے

آئندہ شمارہ میں

"ربوہ پر بہائیوں کی یلغار"

اور

"قادیانی لیڈروں کی بدحواسیاں"

ملاحظہ فرمائیے۔

شادی بیاہ کے موقع پر زیورات خریدنے کیلئے

زیب جیولرز

تشریف لائیں

فون: 515455

زیب النساء اسٹریٹ کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کا بیت المال ہے

اس لیے کہ!

ملک کے متعدد شہروں، قادیانیوں کے مرکز "ربوہ" (جسے اب صدیق آباد کہا جاتا ہے) اور لندن کے مرکز ختم نبوت میں ایک درجن سے زائد دینی مدارس قائم ہیں جہاں مقامی و بیرونی ہزاروں طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں۔

بیرون ملک اور اندرون ملک کے سینکڑوں علماء و طلباء کو دشمنان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سازشوں، گمراہ کن عقائد سے آگاہ کیا جاتا ہے اور ردّ قادیانیت کا کورس پڑھایا جاتا ہے۔ جن کے تمام اخراجات عالمی مجلس کے بیت المال سے پورے کیے جاتے ہیں۔

عالمی مجلس کا، اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی، باطل قوتوں خصوصاً قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے تبلیغ کا ایک مربوط نظام قائم ہے۔ جس کے تحت پچاس مبلغین شب و روز مصروف عمل ہیں اور پچاس سے زائد دفاتر اس اہم مشن میں مصروف عمل ہیں۔

شعبہ تصنیف و تالیف کے تحت لاکھوں روپے کی لاگت سے عربی، اردو، انگریزی میں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے جو اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ امسال تحفظ ختم نبوت کے سال کی مناسبت سے دس لاکھ روپے کی لاگت سے لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف مقدمات یا قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے عالمی مجلس کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

اندریں حالات

تمام اہل اسلام اور مخیر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ عید قرباں کے موقع پر اپنی قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال میں جمع کرائیں قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بیت المال ہے۔

منجانب:

فقیر خان محمد عفی عنہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں)

رقم ارسال کرنیکا پتہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون نمبر: ۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۱۱۶۷۱

نوٹ: کراچی میں قربانی کی کھالیں جمع کرانے کے لیے مختلف مقامات پر مراکز بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔ ٹیلی فون کے ذریعے معلومات حاصل کیجئے۔